Scanned with CamScanner

یاوارث
حق وارث

حضرت سید
عبدالسلام
عرف میاں بالکا ابوبکر
رحمتہ اللہ علیہ

فیضانِ نظر

حضرت خواجہ
سیدعنبر علی شاہ
وارثی چشتی اجمیری
رحمۃ اللہ علیہ

عرفانِ سلسلہِ وارثیہ قادریہ
ایف بی گروپ

عرفان سلسلہ وارثیہ قادریہ کی ایک بہترین کاوش
وارثی کتب اب پی ڈی ایف میں آپ سب وارثیوں کے لیے۔
منجانب : رمیز احمد وارثی
جو لوگ سلسلہ کی کتب جو پی ڈی ایف والی پڑھنا چاہتے ہیں
تو اس نمبر پر رابطہ کریں۔

923101157013

تعارفِ وارثیہ

تخلیق

بیدم شاہ وارثی

Scanned with CamScanner

کو احاطہ تحریر میں ضبط کر لینا یقیناً انسانی شرف کا اعلیٰ ترین
نقطہ کمال ہے لیکن یہ ظاہر ہے کہ ایسی مجمع الصفات
والکمالات ہستی کے تمامی محاسن و محامد کی تشریح و تفصیل
انسانی طاقت سے قطعی بعید ہے، اس لئے میں نے اپنا
مقصد صرف تعارف، رکھا ہے۔ اور حضور والا کے وقائع
زندگی کو خود اپنے لئے باعث حصول سعادت ابدی سمجھ کر صرف جستہ
جستہ اور اجمالی طور پر بیان کر دیا ہے، اسی کے ساتھ میری
ایک غرض خاص یہ بھی ہے کہ سلسلہ فقرائے وارثیہ کے
اُن تمام گہر ہائے آبدار کو ایک رشتہ میں منسلک کر کے
پیش کر دوں جن کے اسمائے گرامی میری امکانی کوشش و
سعی کے بعد مجھکو معلوم ہو سکے ہیں۔ یہ اس لئے کہ اکثر و بیشتر

گمراہ افراد ملک نے بعد وصال حضور عالم پناہ محض اپنی دنیا طلبی کے لئے اپنے آپ کو "فقیر وارثی" مشہور کر دینا ایک عام پیشہ اختیار کر رکھا ہے، اور لوگ انکو احرام پوش سمجھکر انکے دام تزویر میں گرفتار ہو جاتے ہیں اور طرح طرح کے دہوکے کھاتے ہیں، اسی ضمن میں قیود احرام پوشی اور بعض خصوصیات سلسلہ عالیہ وارثیہ کی شرح بھی کر دی ہے تاکہ عوام اس معیار پر کھوٹے اور کھرے کی جانچ کر سکیں اور جھوٹے فقرائے ایسے مصنوعی و فریب کار گروہ کو یہ موقع نہ ملے کہ وہ اس سلسلہ عالیہ کو بدنام کر سکیں حضور کے ارشادات کو بھی جہاں تک ضروری معلوم ہوا باعث تزئین رسالہ "تعارف" سمجھکر درج کرتا ہوں یقین ہے کہ ارباب حال و صاحبان مقام انکا مطالعہ

کرکے کیف وجدانی اور سرور روحانی حاصل کرینگے۔

موجودہ نظام استانہ شریف کا ذکر بھی مناسب موقع
سمجھکر پیش کش ہے، امید ہے کہ خالی از فوائد نہوگا، اسقدر
عرض کر دینا اور ضروری سمجھتا ہوں کہ میرے مخاطب صحیح کون
ہیں مینے یہ مختصر سا رسالہ محض سلسلہ وارثیہ کی خاطر تحریر کیا ہے
اسلئے میرے مخاطب بھی وہی ہو سکتے ہیں یا صرف اُن حضرات
کو اجازت مطالعہ ہے جو اپنے پہلو میں حق شناس اور سرشار
محبت دل رکھتے ہیں، مجھے معلوم ہے کہ رسالہ ہذا کی شدید
مخالفت کی جائے گی اور ان مخالفین کے دو طبقہ ہوں گے
پہلا طبقہ صرف علمائے ظاہر کا دوسرا طبقہ چند صوفیائے غیر محققین
کا ہے میں ان دونوں کو اپنی اپنی جگہ معذور سمجھتا ہوں اسلئے کہ

پہلے گروہ کی نظر تو سطحی ہے اور دوسرا گروہ محجوب بایں حالات نہ میں کسی کو بُرا کہہ سکتا ہوں اور نہ کفر و زندقہ کے فتووں سے مرعوب ہو جانا میری سرشت، ایک مستانہ طریق عاشقی درکار ہے، بغیر سمجھو انھیں جو بھی حاصل ہیں رہے اپنے طریق ذوق کے متعلق عرف اسقدر اشارہ کر دینا کافی سمجھتا ہوں کہ میں ایک بندۂ عشق ہوں عشق میری ابتدا ہے عشق ہی میری انتہا عشق کا کمال حسن ہے، حسن کی غایت عشق، تعینات لفظی پر اگر نگاہ نہ ہو تو وہی عشق ہے وہی حسن ؎

فاش میگویم و از گفتہ خود دلشادم
بندۂ عشقم و از ہر دو جہان آزادم

آخر میں اُن حضرات کی خدمت میں جو رسالہ تعارف کو
نظرِ محبت سے دیکھیں بصد خلوص و استحقاق استدعا
کرتا ہوں کہ وہ فقیر کے حق میں دعائے خیر فرما کر اور دعا بھی
صرف اسی قدر کہ (این ادارہ کوئے بتاں آوارہ تر باد)
فقیر کی طرف سے چند قطراتِ اشک کی نذرِ حقیر قبول
کریں کہ یہی سرمایۂ گدایانِ عشق ہے اور یہی اُنکا حاصلِ حیات
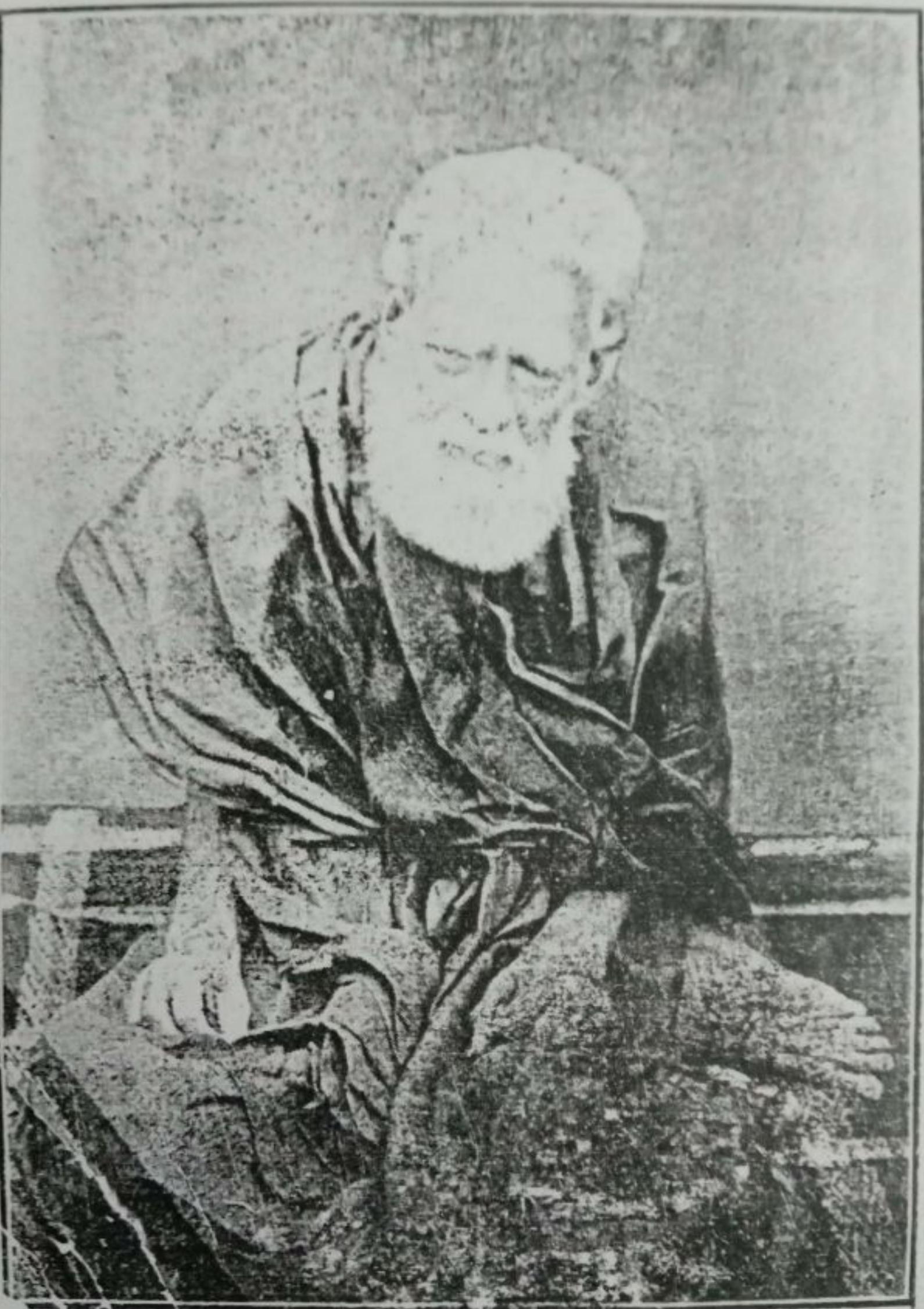
زچشم آستیں بردار و گوہر را تماشا کن

فقیر

بیدل محمد حامد اشرفی" اٹاوی"

نذر

ناظرین! میں اپنے اس ناچیز رسالہ تعارف

کو جناب مولوی شاہ محمود احمد صاحب وارثی مہتمم

آستانہ عالیہ وارثیہ دیوہ شریف کی خدمت بابرکت

میں بخیال خصوصیت قلبی و بلحاظ مواخات

دلی ہدیتاً پیش کرکے آرزومند قبولیت ہوں

ہدیہ محتاج کا منظور نظر ہو کے رہے

اک نظر بندہ نوازی کی ادھر ہو کے رہے

گنہگار اسمٰعیل فقیر سید محمد وارثی ناوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے جمالت برتر از مدح و ثنای عالم است

لیک ہر کس حسبِ فہم خود کند قال و مقال

حمد اُسی کل الکل وجودِ مطلق کے لئے شایانِ شان ہے جسکے آستانہ قدس پر ہر جبین افگندہ کو نازش سجدہ ہے نعت اُس ظہورِ کامل مجسمہ حقیقت مظہر اتم و اکمل صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو سزاوار ہے جسکی شعاع حُسن سے تمام عالم شہود و بزم غیب الغیب کا گوشہ گوشہ جگمگا رہا ہے ۔

نوجوانِ پاکی سر بسر نے آب و خاک اے نازنین
والد زجاں ہم پاک تر روحی فداک اے نازنین

اللہ اللہ

ہستی عالم کیا ہے؟ عشق و محبت کی ایک تجلی لطیف،
عشق و محبت کیا ہے؟ حُسن ازل کا ایک انعکاس
مضطرب کائنات کا ذرہ ذرہ حرکت میں ہے، حرکت ثبوت
حیات بھی ہے اور ہم معنی جستجو بھی۔

مرادِ جو دہی خود انتہا دو طاعت ہے
کہ رشتہ رشتہ میں ساری ہے آگہیِ سجود

آہ وہ آنکھیں جو محجوبِ حقیقت ہوں، حیف وہ دل جو
نا آشنائے راز ہو عالم محسوسات کی ہر فضا اک گزیت

حقیقی، ایک نقطۂ جامعیت کے لئے بیتاب و مضطرب ہے

آہ عارفِ رومی نے اسی موقعہ پر خوب فرمایا ہے کہ ؎

بشنو از نے چوں حکایت میکند

وز جدائی ہا شکایت میکند

آفتاب اپنی جگہ بیرنگ ہے لیکن جب اسکی شعاعیں ایک دوسرے سے ٹکرا کر جدا ہوتی ہیں ان میں کی ہر ہر لرزش صدہا تموج و ارتعاش مختلف الواں و اصوات پیدا کر دیتی ہے جسکی زبان پر ایک اور صرف ایک ہی نغمہ ہوتا ہے۔

شور افگندن بعالم چونکہ خود منظور بود

جلوہ کرد آن حسن را کز چشم ہا مستور بود

آن پری از دیدۂ خود خویشتن مستور بود
لیک میل دیدنِ حسنِ خودش منظور بود

بہر حال یہی ایک حقیقت ہے جو حسنِ ازل اور اسکی کثرت نمائیوں کی آئینہ بردار ہے، وہ جو ہر کامل جو محل قدس میں ہر احساس و ادراک ہر تقید و تعین ظاہر و باطن سے پاک اور پاک تر تھا جب اپنی جلوہ نمائیوں کا اظہار خود چاہتا ہے تو یکایک مناظر و مظاہر کا ایک طلسم حیرت اثر از خود سامنے آجاتا ہے اور عالم شہود کا ہر ذرہ ضیائے انی انا اللہ کا منظر بن جاتا ہے ؎

چو ہم لے عزم تماشائے جہاں کرد ز خلوت
آمد بہ تماشائے جہاں عینِ جہاں شد

اے مغربیؔ آں یار کہ بے نام و نشاں بود

از پردہ بروں آمد و با نام و نشاں شد

چنانچہ یہی نورِ حقیقت تھا جس نے پہلی مرتبہ حضرت آدمؑ کی پیشانی کو منور کیا اور مسجودِ ملایک ٹھیرایا ؎

لباسِ بو البشر پوشیدہ مسجودِ ملک گشتم

بہ تصویرِ محمدؐ حامد و محمود بودستم

پھر اسی طرح کبھی چشمِ یعقوبؑ میں گھر بنایا کہیں جمالِ یوسفیؑ میں جلوہ گری دکھائی، کبھی طور پر جھلک مُوسیٰؑ کے ہوش و حواس اپنی رونمائی میں لئے کبھی عیسیٰؑ کی ہمنوائی کی تو مردہ اجسام کو روح تازہ بخشی رفتہ رفتہ فاران کی چوٹیوں کو جگمگاتا ہوا جمالِ نور اللہ حضرت عبداللہؑ کی قسمت کا ستارہ روشن کیا اور بی بی آمنہؓ

کی گود میں نمودار ہوا محمد بشکلِ عرب آمدہ بمعنی نگر بعین رب آمدہ نہ صرف نمودار ہوا بلکہ اُفق ہدایت و ارشاد سے اس آفتاب عالمتاب نے وہ جلوہ باری کی کہ بیک وقت ہر ذرہ خاکی وادی ایمن سے چشمک زنی کرنے لگا۔

اے صبحِ سعادت ز جبیں تو ہویدا

ایں حسن چہ حسنست تبارک و تعالیٰ

سینہ صدیق رضہ سے صداقت کے چشمے جاری کئے کسوت فاروق رضہ میں نصرت و فتح کے جلوے دکھائے بصیرتِ عثمان رضہ میں اگر جامعیتِ قرآن مجید کا سہرا باندھا اسداللہ الغالب حضرت مولی الکل سیدنا علی رضہ ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو اپنا محلِ اظہار قرار دیا تو عالم کی مشکل کشائی کا بیڑا اٹھایا

اور بندے کی صورت میں خدائی کی شانیں دکھائیں ، پھر عزو جلال بوترابی فخر انسانی علی مرتضیٰ ؓ مشکل کشا شیر یزداں نے

سیدۃ النسا حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا میں جلوہ نما ہوا تو رضا و تسلیم کے دو نورانی دریا بہا دئے یعنی شہزادگان

گلگون قبا سرمایہ نازش دارین سید کونین حضرت امام حسنؑ و حضرت امام حسینؑ کی صورت میں سرفروشی و جان بازی

کے حیرت انگیز تماشے دکھائے ، انکے بعد سید الساجدین سلطان الصابرین حضرت سیدنا امام زین العابدین علیہ السلام

کے پردے میں صبر و استقلال کے عدیم المثال کارنامے پیش کیے ۔

کسوتِ دیگر بہوشید جلوۂ دیگر دمید ز مظہرِ دیگر نمایاں شد بہرِ اظہار دگر

ائمہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اجسامِ نوری کو قرارگاہ ٹھیرایا تو سارے جہان کے نورِ باطن اور تجرا ہوں کو جادۂ ہدایت کا راہرو بنایا۔ فخر البلاد بغداد کی جانب رُخ کیا تو حضرت پیران پیر شیخ محی الدین سید نا عبد القادر جیلانی رح کو تجلیاتِ غوثیت وانوارِ قطبیت کا مظہرِ اتم بنایا۔

بن گیا بغداد ہی بیدم تجلی گاہِ طور
شانِ عبدیت میں جب قادر نے کی جلوہ گری

دینِ حقہ کی سعادت چاہی تو حضرت خواجہ خواجگان قطب الہند عطائے رسول خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری کے لباس میں اجمیر سے ظلمت کدۂ ہند کو لوٹ کفر سے پاک کیا۔

سید عزالدینؒ مخدوم سید علاءالدین اعلیٰ
بزرگ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے کنار عاطفت میں پرورش
پاکر فیوض و ہدایت کا منبع برساتا ہوا قصبہ دیوہ شریف
میں مشرقِ تجلیات الٰہیہ بنا۔ اور عرف عام میں حضرت وارث
عالم پناہ کے مبارک اسم کا مسمّٰی قرار پایا۔

نسب نامہ منظوم از مصنف

نغمہ سنج ساز کن انجم تو شیوا تو ہی بنا
بحر ہستی آب ہی ہوا جو کچھ بنا تو ہی بنا

سید احمد مرسل محمد مصطفےٰ تو ہی بنا
صاحب لولاک ختم الانبیا تو ہی بنا

سنہ وفات آنسرور کائنات مفخر موجودات ۱۲ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱ھ مدفن

مدینہ منورہ مدت حیات ۶۳ سال۔

سیدؑ و صفدر علیؑ[1] مرتضیٰ توہی بنا	مشکلیں بنکر کے خود مشکلکشا توہی بنا
خالق و مخلوق کا تو نے بہکر خود لباس	آپ اپنے دیکھنے کو آئینا تو ہی بنا
کون تھا تو تھا کہ جا کر ہوا زمیں شہید	حضرت شبیرؑ[2] شاہ کربلا تو ہی بنا
عابدؑ[3] و سجاد و زین العابدین کہو کی نام	صابر و شاکر گرفتار بلا توہی بنا

[1] ولادت باسعادت بروز جمعہ ۱۳ رجب اندرون خانہ کعبہ و شہادت بروز دوشنبہ وقت فجر ۱۲ از ماہ رمضان سنہ ۴۰ھ مرقد در نجف اشرف۔

[2] روز جمعہ ۱۰ محرم سنہ ۶۱ھ شہادت یافت مرقد شریف اینجا در میدان کربلا۔

[3] سنہ ۳۸ھ روز ولادت دوشنبہ ۵ ماہ شعبان سنہ ۳۸ھ وفات ۱۸ محرم و بروایت دیگر ۱۱ محرم سنہ ۹۵ھ و بروایت ثالث ۲۷ محرم سنہ ۹۵ھ مزار مقدس در جنت البقیع است۔

باقر و جعفر امام موسیٰ کاظم ہوا	قاسم حمزہ بھی اور سید رضا تو ہی بنا
حضرت سید محمد مہدی روشن ضمیر	اور محمد جعفر صاحب جیا تو ہی بنا

سنہ وفات ۷ ذی الحجہ سنہ ۱۱۴ھ

سنہ تاریخ وفات ۱۲ ربیع الاول بعض ۱۵ رجب گویند مرقد در جنت البقیع

سنہ تاریخ وفات ۵ رجب بعض ۲۵ رجب سنہ ۱۸۳ھ گویند مزار شریف در بغداد است۔

سنہ تاریخ وفات ۹ رمضان و بعض ۹ صفر روز جمعہ میفرمایند

سنہ وفات بروز دوشنبہ ۳ رجب المرجب مرقد شریف نزد نیشاپور

سنہ وفات بروز سہ شنبہ ۱۱ شوال مرقد شریف منکرہ پنجاب۔

سنہ وفات ۲۵ رجب مرقد شریف نیشاپور۔

بو محمد بنکے اور سید علی عسکری	پھر ابوالقاسم بنے اے ماہ لقا توہی بنا
توہی بنکر سید السادات مخدوم جہاں	سید محمد وفا میر دوسرا توہی بنا
سید اشرف بنکے خود رکھا اپنی طالب لقب	شاہ عزالدین ابن اشہر ضیا توہی بنا

۱ـ وفات ۱۷ ذیقعدہ روز چہار شنبہ مرقد شریف در نیشاپور۔

۲ـ وفات بروز یکشنبہ ۲۲ محرم مرقد در نیشاپور است۔

۳ـ وفات ۹ ربیع الاول ۵۱۲ھ مرقد در نیشاپور۔

۴ـ شہادت ۱۹ رمضان ۶۳۲ھ مزار در دہلی۔

۵ـ ۱۷ شعبان ۷۸۲ھ وفات نمود مرقد رسول پور ضلع بارہ بنکی۔

۶ـ ۱۶ ذی الحجہ ۸۳۶ھ وفات نمود۔

سید عبد الاحد[۱] سلطان دین بیکس نواز مخزن اکرم حضرت شاہ شکر اللہ[۳] ولیؒ	سید احمد[۲] عرف میران با صفا تو ہی بنا اور سلامت[۴] باعلی شمع ہدا تو ہی بنا۔

سنہ ۱ھ آنجناب از رسول پور گنتور در قصبہ دیوا شریف آوردہ قیام نمود۔ وفات ۷ ر جمادی الثانی مزار انور در دیوا شریف بر کنار تالاب بڑھیلا۔

سنہ ۲ھ۔ وفات بتاریخ ۱۲ ر ماہ ربیع الاول [illegible] مزار در دیوا شریف بجائے مذکور۔

سنہ ۳ھ۔ وفات بتاریخ ۱۱ ر ماہ ذی الحجہ [illegible] مزار دیوا شریف بجائے مذکور۔

سنہ ۴ھ۔ وفات ۱۹ ر ماہ شوال المکرم [illegible] مزار دیوا شریف بجائے مذکور۔

نکلے حضرت سید قربان علی شاہ زمن	خسرو اقلیم تسلیم و رضا تو ہی بنا
وارث ارشاد علی بنکر بنا وارث علی	مہبط وارث وارث آل عبا تو ہی بنا

نور بنا بیمار خود آکر بنا اپنا طبیب
ورثہ بنکر درد بیہم کی دوا تو ہی بنا

۵۱ ـ آنجناب در شہر بہار علم عربی و فارسی و طب حاصل کردہ حکیم لاجواب شدند ۱۶ رمضان سنہ ۱۲۳۱ھ واصل بحق شدند مرقد شریف بکنار تالاب شریف متصل موضع سپہیا

۵۲ ـ روز جمعہ وقت فجر بجگہ دامنشد یکم صفر سنہ ۱۲۲۳ھ کو جناب بعظمت میں مستور ہوئے ۔ اور دیوا شریف میں قرار یہ انوار فیض بخشی عالم و عالمیان ہے ۔

جس طرح طلوع صبح کی خبر کا اعلان نسیم کے نرم و خوشگوار جھونکے
افق مشرق کے تابناک آثار، اور اجرام فلکی کی مرتعش ضیائیں
پیشتر سے کر دیتی ہیں اسیطرح اس لازوال آفتاب قدس کی
نمایاں ہونے کی اطلاع اکثر اکابرین وقت[۱] اور اقطاب
کو دیجا چکی تھی۔ اور عالم ارواح سے حضرت اقدس کے رشحات

۵۱۔ سراج العارفین سید السادات مولینا شاہ عبدالرزاق
صاحب بانسوی رح کا یہ مشہور و مستند ارشاد ہے۔ کہ
میری پانچویں پشت میں ایک آفتاب طالع ہوگا جسکی
روشنی میں اب دیکھتا ہوں، چنانچہ پانچویں پشت میں حضور
کے ظہور نے اس حقیقت کو بے نقاب کر دیا۔ اسی طرح حضرت
شیخ الشیوخ مولینا شاہ نجات اللہ صاحب رح جو حضرت سیدنا

انوار و فیوضِ باطنی کی گھنگھور گھٹائیں فضا سے عالم پر محیط ہوچکی تھیں جنہیں ظہور قدسیہ سے پیشتر ہی عصر حاضر کا ہر صاحبِ باطن بارشِ تجلیات و تقاطرِ انوار سے شرابور ہوچکا تھا

بقیہ نوٹ صفحہ (۲۵) حاجی خادم علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے پیر طریقت تھے اور حضور کے دادا پیر دیوہ شریف کی طرف سینہ مبارک کو کھولکر اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اُس آفتاب کی روشنی سے میں اپنے سینہ کو بھرتا ہوں جو عنقریب برآمد ہونا چاہتا ہے۔

اسی طرح کی پیشینگوئیاں اکثر پیشتر اکابر صاحب کشف و حال کی زبان پر آجایا کرتی ہیں جن میں کبھی غلطی کا امکان نہیں ہوسکتا اس لیے کہ یہ حضرات براہ راست عالم ارواح سے متصل ہوتے ہیں انہی فی رومی نے خوب فرمایا ہے ۔ گفتۂ او گفتۂ اللہ بود ؛ گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

نظم از مصنف

ہر چند شمع زیبِ محفل نہیں ہوئی ہے
پروانو نہیں ابھی سے جل چل بھی ہو گیا ہے

چھائی ہوئی ہیں ہر سو انوار کی گھٹائیں
چلتی ہیں ٹھنڈی ٹھنڈی اسرار کی ہوائیں

آثارِ فصلِ گل پر ہے بلبلوں پہ شادی
امیدیں لے اڑی ہیں سامانِ نامرادی

جوشِ نمو نے فرشِ سبزہ بچھا دیا ہے
شبنم نے اسپند زیرِ سبزہ چھپا دیا ہے

بڑھ بڑھ کے سامنے دریا کر رہے ہیں جیسے معلم
مجبور کو جتا رہی ہے موجہ نگی زلفِ پُرخم

ہے عید میکدوں میں اور شیشوں کا غل ہے
بسم اللہ میکشی کی توبہ کا آج قل ہے

مذہب کی ساری دنیا بیدار ہو رہی ہے
مسجد میں آ گئے شیشہ مندر میں روشنی ہے

اجرامِ چرخ ہر سو آنکھیں بچھا رہے ہیں
قندیل راستہ میں انجم دکھا رہے ہیں

گر آفتاب برکشاد و گرہ نمود روئے باکے
سرِ خاکیاں بجز شی سرِ شیاں بجا کے

سبحان اللہ

قدرت کا مسلمہ قانون ہے کہ جب ضلالت و گمراہی کی تاریکیاں انتہائے کمال پہنچ جاتی ہیں تو یکایک دریائے رحمت جوش میں آکر موجیں لینے لگتا ہے اور ایک پیکرِ ہدایت وارشاد عالمِ ظہور میں آتا ہے جو ازسرِ نو گم شدگانِ راہِ حقیقت و تشنہ کامانِ چشمہ معرفت کی رہنمائی میں مصروف ہو جاتا ہے یہی اس کا مقصدِ ظہور ہوتا ہے اور یہی امر مقتضائے فطری کہ؎

ہر لحظہ بشکلِ آں بتِ عیار برآمد۔ گہ پیر و جواں شد

ہر دم بلباسِ دگر آں یار برآمد۔ دل برد و نہاں شد

مدعا کہ ہمیں بود کہ می آمد و میرفت۔ ہر قرن کہ دیدی
تا عاقبت آں شکلِ عرب وار برآمد۔ دارائے جہاں شد۔

علیٰ ہذا جب اس مجسمۂ رشد و ہدایت نے پردۂ خفا سے بزم
اظہار میں نزولِ اجلال فرمایا تو عالم کا ذرہ ذرہ صحرا
گمشدہ بادیہ ظلمت سے ڈھکا ہوا تھا۔ نغمۂ ہدایت
پر گوش برآواز اور جستجوئے حقیقت میں سراپا چشم
تمنا تھا کہ —

نکہت بہار آمد ساغر طرب بر کف
ہر کہ دید خنداں شد قبائے گل ہوا گشت

مژدہ اے چمن آرا سیر سفیر دوش آمد
سرو گلفروش آمد شمع شعلہ پوش آمد

سلامِ شوق

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بعددِ حُسنہٖ وَ جمالہٖ

السلام اے گہرِ قلزمِ شانِ شہدا
جانِ جانِ شہدا روحِ روانِ شہدا

السلام اے گلِ نورستہ باغِ حیدر
جانشینِ نبوی چشم و چراغِ حیدر

احمد و فاطمہ زہرا کی نشانی تسلیم
اے مرے سبطِ نبی پاک کے جانی تسلیم

شہِ تسلیم و رضا آپکو لاکھوں مجرے
مظہرِ شانِ خدا آپکو لاکھوں مجرے

وارثِ دولتِ شبیر ہے تجھ پہ ہمارا سلام
ایک شبیر ہی کیا سب کا تجھے تھا سلام

عالم امکان میں قدم رکھتے ہی فطرت الہیہ نے وہ خاص
تاج یتیمی پیشکش کیا جو دربار شہنشاہِ دو عالم سید الکونین
مظہر کل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے وراثتاً
آپ کے لئے مخصوص ہو چکا تھا۔ ابتداہی سے بے شمار
خوارقِ عادات کا حیرت انگیز سلسلہ شروع ہو چکا تھا
جو بحمد اللہ اب تک جاری ہے اور تا قیامِ قیامت انشاء اللہ
جاری و ساری رہیگا۔ بقول کسے!

اگر گیتی سراسر باد گیرد چراغِ مقبلاں ہرگز نہ میرد

آپ نے اسلام کے مبارک ترین مہینہ یعنی رمضان شریف
کی پہلی تاریخ ۱۲۷۴ھ کو اس عالمِ وجود میں اظہارِ جمال فرمایا

ہنوز آپ مدارج طفلی ہی طے فرما رہے تھے اور سن شریف تین سال سے متجاوز نہ ہوا تھا کہ حضرت کے والد بزرگوار حکیم حافظ قاری سید قربان علی شاہ صاحب قدس سرہٗ نے داعی اجل کو لبیک کہا اور اسکے تھوڑے عرصے بعد ہی حضرت والدہ صاحبہ نے بھی عالم جاودانی کی راہ لی۔ والدہ ماجدہ کے رحلت فرمانیکے بعد حضور نے اپنی دادی صاحبہ کے کنار شفقت میں پرورش پائی پانچویں سال آپکی بسم اللہ ہوئی۔ ساتویں سال قرآن پاک حفظ فرمالیا۔ اسکے بعد علوم ظاہری کی طرف توجہ منعطف ہوئی اور ساتھ ہی ساتھ علوم الٰہیہ و معرفت باطنیہ کے منازل و مدارج کی بھی تکمیل اپنے برادر نسبتی قبلہ کونین و کعبہ دارین قطب الاقطاب حضرت سید تاج الدین خادم علی شاہ صاحب قدس سرہٗ سے فرماتے رہے تا آنکہ جب عمر شریف گیارہ سال کی ہوئی تو آپ حسب دستور بیعت

ہونیکے بعد خلعت خلافت سے بھی سرفراز کئے گئے۔ ہرچند کہ حلقہ مریدین
میں بعض حضرات کو اس کمسنی میں عطائے خلافت پر کیفیت اختلاف
بھی ہوا لیکن مشیت آپکو تجویز کر چکی تھی۔ حضرت کے پیرو مرشد حضرت
حاجی خادم علی شاہ صاحب آپ کے مدارج باطنیہ اور استعداد
فطری سے خوب واقف تھے۔ آپ نے مصالح ظاہری پر مطلق
توجہ نہ فرمائی۔ اور وہی کیا جو آپ کے مناسب حال
تھا۔ ذالک فضل اللہ یعطی من یشاء واللہ ذوا
لفضل العظیم ۃ

---

۱ حاشیہ صفحہ (۲۸) آپ نے زمانہ شیرخواری میں ماہ رمضان اور محرم شریف
میں کبھی انکو والدہ صاحبہ کا دودھ نوش نہیں فرمایا اور جبتک والدہ صاحبہ وضو
نہ فرمالیتیں جب تک حضور والا کبھی دودھ کی طرف التفات نہ فرماتے تھے

حضرت حاجی سیّد خادم علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے حجابِ عظمت میں مستور ہوتے ہی اقلیم ولایت و محبت کی عنانِ حکومت خود اپنے دستِ حق پرست میں لے کر کوسِ لمن الملکی بجانا شروع کیا۔

بالائے سرش ز ہوشمندی — می تافت ستارہ بلندی

ابھی عمر شریف تیرہ چودہ سال ہی کی تھی کہ سلسلۂ تعلیم بیعت و ارشاد شروع ہو گیا۔ چونکہ نسبت عشقیہ ہمیشہ غالب تھی اس لئے کسی خاص مذہب و ملت تک آپکا فیضانِ ہدایت محدود نہ تھا، ہندو، مسلم، عیسائی، یہودی، زرتشتی، غرض یہ کہ ہر شرب و مذہب کے لوگ مختلف دیار و امصار سے آ آ کر حلقۂ عاشقانِ جمال

سلہ آپکی تاریخ وصال ۱۳ صفر المظفر ہے، مزار مبارک لکھنؤ محلہ گولہ گنج میں مرجع خواص و عوام

وارثی میں محو و مستغرق ہونا شروع ہو گئے، حقیقت
یہ ہے کہ آپ مجسمہ جمال الٰہیہ تھے اس لئے عالم کا یہ
حال تھا کہ جس نے ایک نظر دیکھ لیا بیساختہ پکار اٹھا

آفاق ہا گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

عشق و محبت آپ کی سرشت فطری تھی، چہرہ مبارک سے
ہمیشہ ایک سرمدی عظمت و جلال آشکار رہا کرتا تھا
یہ بھی ایک عجیب بات تھی کہ آپ کی تمام عادات و خصائل
تمام سنت نبویہ کے مطابق تھے، جس طرح کہ حضور
سید الکونین زمانہ بعثت سے پیشتر غار حرا میں تشریف
لیجاکر پہروں عالم راز و نیاز میں محو و مستغرق رہا کرتے تھے

تھے بعینہ یہی حالت و کیفیت آپ پر بھی طاری رہتی تھی، گریہ و زاری آپ کا ہر وقت کا شغل تھا، صحرا و بیابان کے ذرات آپ کے راز دار تھے اور آسمان کے جگمگاتے ستارے آپ کے نغمہ ہائے شوق اور نعرہ ہائے مضطربانہ کی لذت گیر۔ آپ نے ہمیشہ تجرید و تفرید کامل میں بسر فرمائی۔ یہاں تک کہ بمصداق اللہ وتر و یحب الوتر لوث اشتراک ازدواج بھی آپکی موحد و منفرد طبیعت نے گوارا نہ فرمایا جب شوق و بیخودی عشق حد سے زیادہ گذرنے لگی تو کشش معشوق حقیقی نے ٹھیرنے کی مہلت نہ دی اور نعرہ لبیک کہتے ہوئے بیت اللہ کی طرف پیادہ پا روانہ ہو گئے۔

ہوش و خرد بھی الغراق ہنسی وینگ کہیں حسرت دل کا خیر ہے سفر حجاز عشق

قبل روانگی حضور اقدس اپنے پیر و مرشد اعلیٰ حضرت

حاجی سید خادم علیشاہ صاحب قدس سرہٗ کے

مزار مقدس پر رخصت و زیارت حاصل کرنیکی غرض سے

لکھنؤ تشریف لائے - اور وہاں سے اٹاوہ - شکوہ آباد

شکوہ آباد - فیروز آباد - آگرہ - فتح پور سیکری ہوتے ہوئے

بین زمانہ عرس اجمیر شریف پہونچے -

یہ ظاہر ہے کہ حضور والا کے مزاج مقدس میں

استغنا اور ترک لذات کا غلبہ تو ابتدا ہی سے تھا چنانچہ

سفر بھی پاپیادہ اور قطعی بے سرو سامانی کے ساتھ شروع

کیا گیا یعنی چودہ سال کی عمر سے چالیس سال کے سن شریف

تک ہفتہ میں صرف ایک مرتبہ کھانا تناول فرماتے تھے
پھر ہفتہ میں دوبار۔ آخر میں کچھ تو ضعف و نقاہت
پیرانہ سالی کے باعث اور کچھ خدام کے اصرار شدید
کی وجہ سے مجبور ہو کر اوقات تناول طعام زیادہ فرما دیئے
غذا کا وزن ابتدا سے لے کر آخر وقت تک تولوں اور
ماشوں سے زیادہ کبھی نہیں رہا۔

پچاس سال کی عمر تک گوشت۔ انڈا۔ مچھلی۔ پیاز لہسن
مولی وغیرہ کی طرف کبھی التفات نہیں فرمایا۔ اجمیر شریف
پہونچکر غلبہ جوش اور بہ وجہ تعمیل حکم نانا جی ترک کرادیا
آپ کی دعا اور تسبیح و درود نے ایک خاص کیفیت
طاری کردی۔ آخر اسی عالم ذوق و شوق میں طواف
روضہ مبارک کیا اور اس کے بعد شغل سماع میں شرکت

فرمائی۔ تو آپ کے نفوسِ قدسیہ کے برقی اثرات نے یہاں بھی اپنا رنگ دکھایا۔ کہ محفل خانہ سماع تماشاگاہ رقصِ بسمل بنگیا۔ سکون ہونے کے بعد ہر نظر و ہر قلب نے آپکی عظمت کا اعتراف کیا۔ اور ہر جبینِ شوق سجدہ ریز ہوئی۔ ایک انبوہ کثیر آپ کے حلقہ مریدین میں داخل ہوا۔ بقولیکہ۔

ہوا جب کرم بانئ رحمت
بکے آکر حسن پیدا محبت

تعلیم و ہدایت طریقت کا سلسلہ تا قیام حضور اقدس جاری رہا۔ یہاں تک کہ یہ ابرِ کرم اجمیر شریف سے اٹھکر تمام درمیانی مقامات پر بارشِ ہدایت کرتا ہوا تا گور شریف

ناگور شریف سے پاک پٹن۔ اور وہاں سے پھر بھکر سے احمد آباد۔ اسی سلسلے میں بمبئی کی تشنہ لب زمین کو سیراب کرم کرنے کے لیے بمبئی پہونچا۔ یہاں بھی چشمہ فیضان کرم و بخشش دو ہفتہ تک جاری رہا۔

اس کے بعد سفر جہاز شروع ہوا۔ اور اس بحری سفر میں بھی ایک واقعہ عجیب حیرت انگیز پیش آیا۔ کہ جہاز چلتے چلتے یکایک رک گیا۔ ناخدا اور اہلکاران جہاز نے اپنی تمام جہد و کوشش صرف کردی مگر جہاز جس مقام پر رکا تھا وہاں سے ایک قدم آگے جنبش نہ کرسکا۔ اسی جہاز میں ایک متمول تاجر ضیاء الدین نامی بھی سفر کر رہا تھا۔ اسی شب کو اوس نے خواب میں دیکھا کہ حضرت

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ۔ تو خود

تو کھاتا ہے لیکن ہمسایہ کی مطلق خبر نہیں رکھتا؟

تاجر نے بیدار ہوتے ہی صبح کو طرح طرح کے کھانے

پکوا کر تمام اہل جہاز کی دعوت کر دی اور جب سب لوگ

جمع ہو گئے تو بخیال احتیاط خود تلاش کو نکلا کہ مبادا کوئی

اب بھی نہ رہ گیا ہو۔ جہاز کے نشیبی حصہ میں پہنچکر حضور

کے جمال مبارک پر نظر پڑی تو بے اختیار دوڑ کر قدموں

پر گرا اور رو رو کر استدعائے قبول دعوت پیش کی۔ حضور

نے جب ہی قبول فرما کر ما حضر تناول فرمایا۔ جہاز فوراً

چل نکلا۔ یہ کرامت دیکھکر تاجر اس قدر معتقد ہوا کہ

روزانہ سب سے پیشتر کھانا حضور کی خدمت میں پیش

کرتا رہا اور آپ حسبِ معمول ہفتہ میں صرف ایک بار غذا تناول فرماتے رہے۔

بعد طے مسافت بحری، حضور انور نے جہاز سے اتر کر پہلا قدم زمین جدہ پر رکھا اور احرام شریعت زیب تن فرمایا۔ یہاں کی زیارات کے بعد کعبۃ اللہ شریف کی طرف روانہ ہو گئے۔ جدہ سے خانۂ کعبہ کے درمیانی راستے میں جو واقعات عجیب ظہور میں آئے ان میں سے یہ ایک واقعہ خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ جس کو حضور نے بھی اپنی زبانِ مبارک سے اکثر ارشاد فرمایا ہے۔ کہ راستہ میں ایک صاحب جذب درویش اس ذوق و شوق کے ساتھ ہم سے ملے۔ جیسے کوئی کسی کے لئے

ایک مدت سے بیتاب و منتظر ہو۔ درویش نے نمایت
شوق میں اپنی جگہہ سے اوٹھکر ہم سے معانقہ کیا اور جو امانت
اون کے سینہ میں محفوظ تھی درویش موصوف نے تمام و
کمال ہمارے سپرد کی اور اسی حالت کیف میں ہمارے
زانو پر سر رکھکر واصل بحق ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
آپ یہاں سے روانہ ہوکر مکہ معظمہ میں پہونچے اور ارکانِ
حج ادا فرمائے۔ پھر یہاں سے مدینۃ الرسول
کی جانب روانہ ہوگئے۔ مدینہ منورہ کے راستے میں بھی
ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی اور اون سے بھی بعینہٖ ایسا
ہی واقعہ پیش آیا جیسا کہ مابین جدہ شریف و مکہ معظمہ
پہلے درویش سے ظہور میں آچکا تھا۔

اس سفر کی خصوصیات ہیں جسے یہ چند واقعات معلوم ہو سکتی ہیں کہ اسی حج کے دوران میں آپ نے جبال مقدسہ کوہ عرفات و کوہ طور۔ کوہ لبنان۔ غار ثور۔ غار حرا۔ میں عرصہ تک خلوت فرمائی۔ بیت اللہ۔ بیت المقدس۔ مسجد نبوی اور نجف اشرف میں خاص طور پر مراقبہ اعتکاف اپنے جد اعلیٰ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے نسبت فیضیہ حاصل کی۔ اس کے بعد کربلائے معلی۔ کاظمین شریف و بغداد شریف میں ریاضت و مجاہدہ فرمایا۔ اہل عرب میں سے اکثر خاندان آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ ایران۔ قسطنطنیہ روس۔ جرمن۔ افریقہ و فرانس میں بھی سیاحت فرمائی۔ بہنگام سیر قسطنطنیہ سلطان عبد الحمید خان نصاب

ﷺ اللہ علیہ بشارت و اشارت نبوی کے مطابق مع اعیان

و انصار آپ کے دائرہ مریدین میں داخل ہوئے انہیں ممالک

کے ریگستان اور پہاڑیوں میں آپ کے اکثر فقرائے

خرقہ پوش بھی دیکھے گئے ہیں جنمیں سے کوئی تو صاحب

ریاضت و محنت شاقہ نظر آئے۔ اور کوئی صاحب تصرف

ارشاد حق تو یہ ہے کہ آپ کے دیوانگان عشق سے

کوئی مقام خالی نہیں۔ ہر جگہ آپ کی تیر نظروں کے

شکار موجود ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ تاقیام عالم

موجود رہینگے۔

الغرض تمام متبرک مقاموں اور زیارت گاہوں

سے سینہ پاک کو معارف و تجلیات الٰہیہ سے

لبریز اور معمور فرماتے ہوئے اور ممالکِ مختلفہ کے تشنہ
کامانِ ہدایت اور تشنہ لبانِ ارشاد کو اپنے شربتِ دیدار
سے سیراب فرماتے ہوئے واردِ وطن ہوئے۔ یہاں کیا
رہا تھا۔ دولتِ دنیا سے تو آپ پہلے ہی ہاتھ اٹھا کر تشریف
لیگئے تھے جسقدر کتب بے بہا اور کاغذات املاک و اسناد
جاگیرات تھے انہیں بھی نذرِ آتش کر دیا تھا۔ ایک مکان
مسکونہ رہ گیا تھا۔ اسے بھی واپس ہی کر [illegible] پایا۔
آپ کے ثقات مریدین و دیگر اکابرین ثقات سے مسموع
ہوا ہے کہ آپ نے کل ستر ۷۰ حج ادا فرمائے ہیں۔ بارہ سال
تک یک لخت سیاحت ممالک عرب و عجم حجاز عراق
روم و شام میں مصروف رہکر دیں مرتبہ حج پیا شرکت

فرمائی اور وہاں سے واپسی کے بعد سات مرتبہ ہندوستان سے تشریف لے گئے انمیں تین بار براہ خشکی کابل کی طرف سیر کرتے ہوئے دو مرتبہ دخانی جہاز کی سواری سے اور دو مرتبہ بادبانی جہاز کے ذریعہ سے حج ادا فرمائے ہیں۔ صرف ایک مرتبہ بارادہ حج بیوا شریف سے تشریف لے گئے ہیں اور باقی سفر حضور کے مختلف مقامات ہند سے ہوتے ہیں۔

کبھی اجمیر شریف کبھی دہلی سے کبھی ملتان شریف وغیرہ سے چالے کا اتفاق ہوا ہے یہ سلسلہ سفر جو پہلے دن جاری ہوا تھا وصال فرمانے سے چار یا پانچ سال پیشتر تک برابر جاری رہا اور تین یوم سے زیادہ یا ستثنا

اماکن مقدسہ کسی مقام پر قیام نہیں فرمایا۔

حضور اقدس کی عمر شریف کا بیشتر حصہ سیر و سیاحت میں گذرا ہے۔

اس لئے واقعات زندگی کا بہت بڑا حصہ پردۂ خفا ہی میں مستور رہا۔ آپ نے جیسے کبھی حالات سفر بیان بھی فرماتے ہیں تو بحد اختصار اور روانی کے ساتھ ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں ایک مصنف کے لئے مکمل واقعات اور مستند حالات کا جمع کرنا کس قدر کوہ کندن و کاہ برآوردن کے مصداق ہے۔ مذکورۂ بالا مشکلات کے پیش نظر ہوتے ہوئے بھی میں نے اپنے واسطے لازمی سمجھا ہے کہ جو روایات و واقعات مصدقہ تواتر کیساتھ

معلوم ہوئی وہی وجہ رسالہ "تعارف" کر دن
اسلئے ناظرین فقیر کو معاف فرمائینگے اگر مجھ سے
کمی پوری نہ ہو سکے۔

یہ امر بھی خاص طور پر قابل توجہ ہے کہ حضور اقدس
کا سفر نہ صرف مقامات مقدسہ اسلامیہ تک ہی محدود
رہا ہے بلکہ جس طرح آپ کی ذات عالم نواز تھی اور آپ
سے ہر مذہب و ملت کے لوگوں نے فیوض و برکات
حاصل کئے ہیں اسی طرح آپ نے اپنے سفر کو بھی ممالک
اسلامیہ ہی تک مخصوص نہیں رکھا۔ بلکہ اہل ہنود و دیگر
مذاہب کے تمام معابد اور پرستش گاہوں پر بھی آپ تشریف
لے گئے۔ اور وہاں کے طالبین کو بھی محروم و نامراد

نہیں چھوڑا ہے

جمالِ یوسف آئینہ حسنم از مے بقدرِ خوبیٔ ہر کس از وے

حضورِ انور کے باطنی اوصاف تک تو ہمارے خیال کو
بھی رسائی ممکن نہیں آپ کے ظاہری صفات بھی ایسے
تھے کہ جن کو اگر گلشن اخلاقِ الٰہی کا گلدستہ کہا جائے تو
بالکل صحیح تعریف ہوگی اور قطعی مبالغہ نہ ہوگا۔ مثلاً
تجرید و تفرید۔ توحید و استغراق۔ ترک و توکل تحمل
و استغنا۔ پاسِ وضع و وفا عزم۔ غربا پر مہربانی۔ اہلِ کمال
کی قدر دانی۔ سادگی و دلفریبی۔ عاشقانہ سوز و گداز معشوقانہ
ناز و انداز۔ مریدین و غیر مریدین پر یکساں نظرِ توجہ۔

تواضع و اخلاق۔ صبر و قناعت۔ عشق و محبت تسلیم و رضا
جو اور نعمتوں کی طرح وراثتاً آپ کو اپنے اسلاف سے
بدرجۂ اتم عطا ہوئی تھی۔ باوجود کبر سنی حسن و جمال کا یہ
عالم کہ دیکھنے والا اپنے ہوش و حواس پر کبھی قائم نہ رہ سکا
ہر مجمع میں آپ سربلند نظر آتے تھے۔ چہرۂ انور جیسا کہ
روشنی میں نظر آتا تھا۔ ویسا ہی اندھیرے میں صاف
شفاف دیکھ لیا جاتا تھا۔ پائے مبارک کی لطافت کو
خاک کبھی مکدر نہ کر سکتی تھی۔ جو بات حضور والا سے ابتدا
میں سرزد ہوگئی وہ گویا داخل و منبع ہوگئی جس شخص کے
یہاں پہلے بار قیام فرمایا ہمیشہ کے واسطے اُس کا مکان
حضور کا مستقل قیامگاہ بن گیا جس راہ سے آپ پہلی بار

کہیں تشریف لے گئے۔ بس وہی راستہ ہمیشہ کے لئے مخصوص ہو گیا۔ تکیہ سرہانے ہوتا تھا۔ داہنی کروٹ پر استراحت فرمانے کا معمول تھا۔ آخیر یہاں تک اس کی پابندی ملحوظ خاطر رہی کہ کولہے میں زخم بھی ہو گیا۔ مگر آپ کے اس معمول استراحت میں تا دمِ آخر فرق نہ آیا۔ احرام شریف یا خلعتِ دربار خداوندی جو پہلے حج سے زیب تن فرمایا تو تمام عمر دوسرا لباس پسند نہ فرمایا۔ حتیٰ کہ وہی آپ کے طریقہ کا خرقہ ٹھہرا اور وہی بعد وصال آپ کا کفن ہوا۔ جامہ زیبی کا یہ عالم تھا کہ باستثنار سرخ۔ سفید۔ سیاہ رنگ کے ہر رنگ کا جامہ شریف آپ کے جسد اطہر پر ہمیشہ زیب و زینت معلوم ہوتا تھا ہمیشہ آپ نے غربا میں قیام فرمایا۔ جس سے

سفر اختیار کیا اُسی دن سے آپ مہمان خداوندی ہو گئے
یعنی ساری عمر دعوت ہی میں بسر فرمادی۔ نشست میں
مسند کبھی زیر کمر نہیں لگائی۔ چونکہ اکڑوں بیٹھنے کے آپ
عادی نہ تھے۔ زیادہ اکڑوں یا ایک زانو یا دو زانو
بیٹھنے کا معمول تھا۔ آپ کے دربار سے کبھی کوئی سائل
محروم نہیں گیا۔ انداز کلام نہایت دلکش تھا۔ زبانِ
مبارک میں کسی قدر لکنت تھی۔ اس لیے مختصر اور
تکرار الفاظ ادا فرمانے کی عادت تھی۔ آپ باتوں ہی
باتوں میں مشکل سے مشکل مسائل بآسانی حل فرمادیا کرتے
تھے۔ کبھی کسی حاجتمند یا سائل کو اپنی ضرورت زبان سے
اظہار کرنے کی نوبت نہ آنے پاتی تھی بلکہ حضور والا اور

پہلے اوس کے سوال کا جواب مرحمت فرما کر کافی تسکین فرما دیتے تھے۔ آپ کی خاموشی بھی خالی از لطف نہ تھی۔ ہمیشہ آپ کے سکوت سے اندازہ وقار اور شان محبوبیت کا اظہار ہوتا تھا۔ مزاج اقدس میں بے انتہا حلم و خاکساری تھی۔ آپ کی گفتگو خود ستائی سے پاک تھی کبھی کوئی لفظ تحکمانہ لہجہ میں ادا فرماتے نہیں سُنا گیا۔ آپ کے مخاطب پر بیخودی و کیفیت کا طاری ہونا بھی لازمی تھا۔ سلام و مصافحہ میں حضور نے ہمیشہ سبقت فرمائی۔ غرض یہ کہ آپ کا وجود باجود مجموعہ تھا صفاتِ برگزیدہ اور اخلاقِ حمیدہ کا ایک دریا تھا حقایق و معارف کا ایک گلشن تھا۔ حسن صوری

ومعنوی کا یا ایک ایسا آئینہ تھا جس میں ہر حسن اپنے دیکھنے والے کے استعداد و طلب کے موافق نمایاں نظر آتا تھا۔

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا ایں جا ست

عالم وجود میں جو چیز آتی ہے ایک دن بار متعمد اپنے ساتھ لیکر آتی ہے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنا فرض رسالت انجام دے چکے اور آپ کی ذات خاص سے جو خدمات متعلق تھیں باحسن الوجوہ پوری ہو گئیں تو یکایک ایک فرمان طلبی آیا۔ صاف صاف نہیں بلکہ پہلے اسیقدر اشارہ ہیں کہ ۲ تملت لکم

دیگر۔ بصیرت محمدیہ نے جو کچھ آئندہ پیش آنے والا تھا معلوم فرما لیا اور یہاں تک کہ حجۃ الوداع کے موقع پر اس کو آپ نے ایک بڑے مجمع کے سامنے ظاہر بھی فرما دیا۔

موت۔ آہ۔ موت۔ یہ وہ کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ جس سے آجتک کسی کو نہ جرات انکار ہوئی ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ یہی وہ منزل ہے کہ جہاں سے گذرنا ہر ذی روح کا فرض ہوتا ہے۔ نبی ہو یا ولی گنا ہگار ہو یا زاہد متقی۔ ماں ہو یا باپ بیٹا ہو یا بیٹی۔ بھائی ہو یا بہن۔ دوست ہو یا دشمن۔ ہشیار ہو یا دیوانہ بہر حال موت کا ہاتھ کسی کے ساتھ رعایت نہیں کر سکتا اسلئے

کہ اس کا یہ عمل فطرتِ الٰہیہ اور حکمتِ کاملہ کی طرف سے
فرضِ خاص کی طور پر ہوتا ہے۔ لیکن کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ باوجود
اس یک نیت کے موت سب کی ایک ہی طرح کی ہوتی
ہوتی ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ پھر اگر ایک جگہ باعثِ
ہلاکت ہے تو دوسری جگہ یہی آبِ حیات کا کام دیتا
ہے۔ انسان فطرتاً معصوم پیدا کیا جاتا ہے۔ لیکن وہ
منشاءِ الٰہیہ کے خلاف بغاوت کر کے اپنی اعمال زندگی کو
تاریک اور ناپاک بنا لیتا ہے روح کی لطافت و
پاکیزگی کا بڑا انحصار حسنِ اعمال و صفات پر ہوا کرتا ہے نہیں
اعمال کے اثرات مرتب ہو کر ایک باطنی شکل اختیار
کر لیتے ہیں جن کو عام نگاہیں نہیں دیکھ سکتی ہیں۔ لیکن

خواص ہر وقت اور ہر لحظہ مشاہدہ نظری کر سکتے ہیں۔ وہی نماز ہے۔ جو ایک متقی پرہیزگار۔ ایک سوختہ جان۔ ایک زاہد سالوس۔ ایک سرتاپا گنہگار۔ اور ایک غافل مطلق پڑھتا ہے۔ کیا کوئی کہسکتا ہے کہ یہ سب نمازیں ایک ہی نوعیت کی ہیں۔

انبیاء اکرام۔ اولیائے عظام کی روحیں جس طرح پاک و صاف ہوتی ہیں۔ اسی طرح اس جہان کو چھوڑنے کے بعد بھی پاک و صاف رہتی ہیں۔ حضور امام الاولیا سیدنا وارث پاک رضی اللہ عنہ کی روح مقدس بھی انہیں پاک و مطہر روحوں میں سے ایک روح تھی جو اول سے آخر تک پاک اور پاک تر رہی اور وہ ایک خاص مقصد

لیکن آں ذات جب اپنا کام کر چکی تو اپنی مقام ملاء اعلیٰ سے
منتقل ہو گئی۔ اور گو ہماری مادی آنکھیں حضرت اقدس
کی شکل مبارک سے محجوب ہو گئیں لیکن حقیقتاً ایسا نہیں
قرب و بعد ربط باطنی کے مدارج کے کرشمے ہیں۔ اور بس۔ ایک
شخص قریب رہ کر دور اور دوسرا شخص دور رہ کر قریب
اور قریب تر ہو سکتا ہے۔

حسن کی سحر کاریاں عشق کے دل سے پوچھیے
وصل کبھی ہے ہجر سا۔ ہجر کبھی وصال سا

اس لئے در اصل یہ نہ سمجھ لینا چاہئے کہ حضرت
اقدس کی ذات ہم سے بالکل دور و مستور ہو گئی بلکہ
اس کا انحصار قطعی ہمارے ربطِ باطنی پر ہے۔

حضرت اقدس کے وصال پُر ملال کے مختصر حالات
اس طرح پر ہیں کہ ۲۸ ا یا ۵ ا - محرم الحرام کو زکام کی
شکایت شروع ہوئی - ۲۰ محرم سے طبیعت زیادہ
ناساز ہونے لگی - انگریزی ڈاکٹر اور یونانی حکما کا ایک
بڑا مجمع حاضر ہو گیا اور باقاعدہ علاج شروع ہو گیا - اسی
عرصہ میں علالت کی خبر ہر طرف مشہور ہو گئی اور ہر دیار
و امصار سے مخلصین اور معتقدین مریدین و متوسلین
کے گروہ کے گروہ آنے لگے - یہانتک کہ یہ تعداد قریباً
تیس ہزار کے پہونچ گئی - صدقہ و خیرات کا انتظام
بہت بڑے پیمانہ پر آستانہ شریف کے دروازہ پر
کیا گیا - غربا اور مساکین کو غلہ اور پارچہ شب و روز

تقسیم ہونے لگا۔ بالآخر کوئی علاج کارگر نہ ہوا۔ اور مزاجِ عالی روز بروز مائل اضمحلال ہوتا گیا یہانتک کہ ۲۹ محرم یوم پنجشنبہ سہ پہر کے وقت یکایک حضور نے دریافت فرمایا کہ کتنے بجے ہیں۔ عرض کیا گیا کہ تین بج گئے۔ اسکے بعد حضور نے چند کلمات ارشاد فرمائے جنکا مختصر حصہ یہ ہے کہ ابھی بہت دیر ہے۔ مشکی گھوڑے کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ بہلی آگئی۔ چار بجے سوار ہونگے۔

حضور کے اس ارشاد سے جملہ حاضرین متحیر و ساکت ہوگئے۔ اکثر کہاجی خدام اس ارشاد کی تاویل سے غمگین و مایوس ہونے لگے۔ ان کو خیال ہوا کہ مشکی گھوڑے سے

شب تاریک مراد ہے۔ شاید اس کا سلسلہ قریب اختتام ہے کہ ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اور پہلی سواری سفر کی ہے۔ وہ آگئی اور ۲ بجے کا وقت پسند فرمایا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بارہ گھنٹے کے بعد ٹھیک ۲ بجکر ۱۳ منٹ پر وہ دلفریب صورت ہماری آنکھوں سے اس طرح پوشیدہ ہوگئی کہ حاجی فیض شاہ صاحب خادم خاص ٹھنڈے پانی میں شہد ملاکر بار بار دے رہے تھے۔ اسوقت ذکر الٰہی کی ضربیں جو بلغم کی خشکی کی وجہ سے کسی قدر بآواز نکل رہی تھیں یا آہستہ آہستہ ہوگئیں اور اسی حالت میں ۲ بجکر ۱۳ منٹ پر قریب صبح صادق جو وقت کہ اُس محبوب سے قربتِ خاص کا ہے حضورِ والانے تربت

وصال نوش فرمایا۔ یکم صفر المظفر ۱۳۲۳ھ جمعہ کا دن تھا کہ حضور انور ہماری ظاہری آنکھوں سے پردہ فرما کر حجاب عظمت میں مستور ہو گئے اور اس دائرہ قیود عالم کو چھوڑ کر اس نقطہ سرمدی کی سیر کو چلے گئے جو کل کا مقصد حقیقی ہے

ع

اے عزم سفر کردی و رفتی ز بر ما
بستی کمر خویش و شکستی کمر ما

بعد رد و قدح کے بعد آخر کار ۹ بجے شام کے وقت آپ کے تمام حضور کا جسدِ اطہر بعد ادائے نماز جنازہ سپردِ خاک کیا گیا۔ جہاں سے حضرت اقدس کے طائرِ روح نے آشیانہ حقیقت کی طرف پرواز فرمائی۔ یہ ممکن نہیں کہ اس سانحہ ہوش ربا اور واقعہ

قیامت نما کی تصویر کھینچ کر پیش کی جا سکے۔ در و دیوار
کا ماتمی لباس تھا۔ آسمان پر غم کی گھٹا چھائی ہوئی تھی
ہنگامہ گریہ و بکا نے محیط ہو کر عالم کو سر پہ اٹھا رکھا تھا۔
آہ۔ آہ۔ آہ۔ آہ۔

قافلہ سالار سفر کر گیا
قافلے کو زیر و زبر کر گیا

اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون

تاریخ وصال حضور امام الاولیا حضرت سیدنا خواجہ وارث پاک طاب اللہ ثراہ

جانِ زہرا نورِ عینِ مرتضیٰ
حضرت وارث امام الاولیا

روحِ شبیر یادگارِ مصطفیٰ
ہے یہی آفاقی حقیقت خدا

سلام منظوم

السلام اے مسند آرائے کمال	السلام اے رونقِ بزمِ جمال
السلام اے صدرِ بزمِ اہلِ ناز	السلام اے وارثِ عالم نواز
السلام اے رونقِ باغِ رسول	السلام اے زیبِ بستانِ بتول
اے نسیم روح پرور السلام	اے قرارِ قلبِ مضطر السلام
اے ضیائے دیدۂ ہندوستان	اے توان بخشندۂ ہر ناتوان
خاطرِ ما دوریت ناشاد کرد	خانۂ آبادِ ما برباد کرد
یوسفِ گم گشتۂ ما باز آ	رحم کن بر حالِ اہلِ قافلہ
بے تو جانان حالِ مشتاقاں تباہ	ہمچو شب روز غریبانِ سیاہ

مندرجہ بالا وہ سلام ہے جسکو دربارِ وارثی میں شرف اولیت حاصل ہوا ہے اور اسیکے ناچیز مصنف کو پہلے منظوم سلام عرض کرنیکی سعادت نصیب ہوئی ہے۔

رحم کن بر حالِ بیدم رحم کن
رحم کن اے جانِ عالم رحم کن

خدام بارگاہ کو ہمیشہ یہ آرزو رہتی تھی کہ جنبشِ لبہائے مبارک سے مستفید ہوں! اور حضور کے گلستانِ حقایق و معارف سے گلہائے مراد چن کر دامن امید بھریں مگر آپ کی ہیبت و عظمت خداداد سے مرعوب ہونے کی وجہ سے خود سلسلۂ کلام کے آغاز کرنے کی تو جرأت نہ ہوتی تھی بلکہ جب کبھی طبع عالی کو متوجہ پاتے جو کہنا ہوتا کہہ گذرتے چونکہ مزاجِ ہمایوں ہمیشہ سے اختصار و جامعیت پسند واقع ہوا تھا۔ اس لئے کوئی معاملہ کیسا ہی اہم کیوں نہ ہو طوالت ہر حال میں ناپسندیدۂ خاطر رہی! اور یہاں تک کہ

طریق بیعت میں بھی جامعیت واختصار ملحوظ خاطر عاطر رہا۔ یعنی انابت واستغفار کے بعد

صرف

ہاتھ پکڑتا ہوں پیر کا پنجتن پاک کا خدا اور رسول کا

مرید ہونے والے کو پڑھایا اور دولت عشق و محبت سے مالا مال کر کے رخصت فرمایا غرض یہ کہ آپ باتوں ہی باتوں میں بڑی بڑی عقدہ کشائیاں فرما دیتے تھے۔ آپ کی شیریں کلامی مریضان محبت کے حق میں داروئے شفا تھی اور آپ کا سکوت مشتاقین سخن کیلئے زہر ہلاہل۔

خاموشی پہ اک شوکت شاہانہ جدا تھی
باتوں میں نئی شان ولِ دیوانہ جدا تھی

حضور والا کے کلمات ہدایت آیات تو لاتعد ولاتحصیٰ ہیں جن کا جمع کرنا در کنار شمار بھی احاطۂ امکان سے بالا ہے۔ اس لئے تبرکاً بخیال زینت رسالۂ تعارف" و نیز بلحاظِ افادۂ طالبین جس قدر گنجائش سمجھی گئی ہے درج ذیل کرتا ہوں۔ وَمَا علینا الاّ البلاغ۔

ارشاداتِ فیض آیات[1]

(۱) جو خدا پر بھروسہ کرتا ہے۔ خدا اس کی مدد ضرور کرتا ہے۔

[1]۔ ماخوذہ "مشکوٰت حقانیت"

(۲) جو سانس نکلے وہ اللہ کے نام کے ساتھ نکلے۔ جو سانس بغیر اللہ کے نام کے نکلتی ہے وہ مُردہ ہے ایک ذکر ایسا بھی ہے جس کو نہ سانس سے تعلق ہے نہ زبان سے۔

(۳) اگر شوق کامل و طلب صادق ہے تو ہر ذرّہ میں حبیب کی دید نصیب ہو سکتی ہے۔

(۴) جو تم سے محبّت کرے اوس سے محبّت کرو نہ کینہ کیلے جتنی نہیں دعا کرو نہ بددعا تم رضا و تسلیم کے بندے ہو۔

(۵) تسلیم و رضا جب ہے کہ شر کو بھی خیر سمجھے اور خیر تو خیر ہے ہی۔

(۶) معشوق کا ترسانا اور حجاب و عتاب کرنا ہی تو

رحم و فضل ہے۔ معشوق کی دی ہوئی تکلیف نعمت سے
بہتر ہوتی ہے۔

(۷) فقیر کا کوئی گھر نہیں ہے۔ اور سب گھر فقیر
کے ہیں۔

(۸) لنگوٹ بند وہ ہے جو تمام عورتوں کو اپنی
ماں اور بہن کے مثل جس طرح جانتا ہے اوسی
طرح وہ خواب میں بھی کسی عورت کو نفسانی
خواہشات کے ساتھ نہ دیکھے۔

(۹) جب ہم دس گھر جاتے وہ ہمارا نہیں۔ بڑی فقیری
یہ ہے کہ ہاتھ نہ پھیلے۔

(۱۰) ہر شخص پر پابندی شریعت و اتباعِ سنت لازمی ہے

(۱۱) عشق تین حرفوں سے مرکب ہے۔ ع۔ ش۔ ق۔ عین عبادتِ الٰہی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ شین شرعِ شریف کے تمامی شرائط ادا کرنے کی ہدایت کرتا ہے ق۔ قربانی کی رغبت دلاتا ہے کہ اپنے نفس کو سچے ذوق و شوق سے قربان کردو۔ عاشق کی ابتدا میں عین اور شرع کے آخر میں عین ہے یہ اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ جو کوئی شرع شریف کے درجات کو آخر تک طے نہ کرے وہ عشق میں کمال حاصل نہیں کر سکتا۔ کمالِ عشق یہ ہے کہ عاشق معشوق ہو جاوے عاشق وہی ہے جو ذاتِ معشوق میں محو ہو جاوے عاشقی ایک ملامت ہے انسان دین و دنیا سے

گذر جاتا ہے۔ عشق میں ترک ہی ترک ہے اور اپنا آپ فراق ہے۔ منزلِ عشق میں ذات صفات ہو جاتی ہے اور صفت ذات۔

(۱۲) خیال میں صورت معشوق کی نقش کرنا چاہیئے جو صورت نقش ہو گی وہی بعد مرگ بھی قائم رہتی ہے بلکہ اوسی کے ساتھ اوس کا حشر ہوتا ہے

(۱۳) مذہب عشق میں کفر اسلام ہے جو کچھ عاشق معشوق کی نسبت کہے وہ بجا اور درست ہے۔

(۱۴) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه زبانی کہنا اور ضرب لگانا اور بات ہے۔ بے دیکھے کسی چیز کا خیال محال ہے دیکھہ کے عاشق ہونا ممکن ہے۔ جب کوئی کسی کا عاشق ہوتا

ہے تو اوس کی کوئی سانس معشوق کی یاد سے خالی نہیں جاتی ہے۔ عاشق کی سانس بلا کسب و ذکر عبادت ہے عاشق غافل نہیں ہوتا۔ عاشق کی یہی نماز ہے اور یہی روزہ ہے۔ عشق میں انتظام نہیں عاشق کا مرید بے ایمان نہیں مرتا۔ عاشق کو خدا معشوق کی صورت میں ملتا ہے۔ محبت ہے تو ہم ہزار کوس پر تمہارے ساتھ ہیں محبت عین ایمان ہے۔ فقیر کم مشائخ زیادہ ہوتے ہیں کیونکہ منزل عشق سخت دشوار گذار ہے اس لئے طالب اس راستہ کو کم پسند کرتے ہیں۔

(۱۵) وفی انفسکم افلا تبصرون جو سمجھ گیا نصیب ہو گئی۔ اپنے میں جو سانس چلتی ہے یہی ذات سے

پس تصدیق مشکل ہے۔ تصدیق ہزاروں میں
ایک کو ہوئی ہے۔ یہ ہر شخص کا حصہ نہیں۔

(۱۶) یقین اعتقاد کی روح ہے۔ جس کی نظر دوست
پر ہو اوس کا دشمن کوئی نہیں۔

(۱۷) اس کائنات کا نام دنیا نہیں۔ غفلت کا
نام دنیا ہے۔

(۱۸) پیروں کو رسمی مرید بہت ملتے ہیں مگر مراد
قسمت سے ہاتھ آتا ہے۔

(۱۹) مرید کو اپنا یقین کامل کرنا چاہئے۔ مرید ہو تو
خاک کے ڈھیر ہی سے حاصل کر سکتا ہے۔

(۲۰) خاندان قادریہ کے مریدوں پر جادو ٹونے کا

اثر نہیں ہوتا ہے۔

(۲۱) وہ مرید کیا جو پیر کو جانچ کر مرید نہ ہو اور وہ پیر کیا جو وقت پر کام نہ آئے وہ پیر تو مثل اس درد کے ہے جو تکلیف دہ ہوتا ہے۔

(۲۲) میرے یہاں محبّت ہی محبّت ہے۔

(۲۳) فقیری میں سب سلسلے ایک ہیں یہاں فرقہ نہیں ہے۔

(۲۴) منزل عشق برتر ہے۔ ذکر و اشغال سے جو کسب ہے میں مذہب عشق رکھتا ہوں اس ملت میں سجادہ نشینی وغیرہ نہیں ہے۔ جو مجھ سے محبّت کرے خاکروب ہو یا چمار وہ میرا ہے۔ معرفت کسبی چیز نہیں ہے وہبی ہے جس کو خداوند کریم

اپنی معرفت بخشتے۔ کسی کا اجارہ نہیں۔

(۲۵) خدا جس کا محافظ ہوتا ہے۔ اوسے کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتا۔

نغمۂ حقیقت

ابنِ حسینؑ آلِ نبی وارثِ علی ۔۔۔ چشم و چراغِ عترتِ صفوی وارثِ علی

اے ہاشمی و مطلبی وارثِ علی ۔۔۔ اے جانشینِ مصطفوی وارثِ علی

جانِ بتولؑ روحِ نبی دلبرِ حسینؑ ۔۔۔ سرورِ باغِ نجفی وارثِ علی

حل کرے تو مشکلیں مری حلالِ مشکلات ۔۔۔ ہم شکل و ہم شبیہِ علی وارثِ علی

سو جان سے جانِ بیدمِ خستہ ترے نثار
اے روح و راحتِ قلبی وارثِ علی

سیکڑوں کو راہ پر لائے تیرے کھوئے ہوئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

خاندان عالیہ وارثیہ میں یہ مسئلہ مابہ البحث ہے کہ جب صاحب سلسلہ نے کسیکو اپنا خلیفہ اور جانشین نہیں بنایا تو پھر آئندہ طالبین طریق کو منسلک سلسلہ اور آرزو قرآن ارشاد و ہدایت کے مستفیض ہونے کی کیا سبیل ہو گی اس موقع پر اس ناشدنی بدگمانی کا بھی امکان ہے کہ یہ سلسلہ حضور ہی کی ذات تک محدود رہا لیکن نہیں نہیں نصیب دشمناں ایسا خیال کرنے کا موقع نہیں بلکہ جہاں اس البیلی سرکار کے اور تمام انداز زمانہ سے نرالے تھے

اُسی طرح اس بار خاص میں بھی اک طرز جدا گانہ
تھا کہ بھی فقرا احرام پوش جیسے کہ آپ کے زمانہ
حیات میں مجاز بیعت تھے اور جا بجا سلسلہ رشد و
ہدایت جاری کئے ہوئے تھے اب بھی بدستور
جاری کئے ہوئے ہیں اور بیشمار طالبین فیض یاب
ہوئے اور برابر ہو رہے ہیں۔ زمانہ حیات سرکار
عالم پناہ میں جن جن فقرا صاحب سلسلہ کے دست گرفتہ
طالب یا مرید حضور کے سامنے پیش ہوئے تو آپ
نے کبھی اظہار ناخوشی نہیں فرمایا بلکہ ہمیشہ بنظر
شفقت اُن کو دیکھا اور مسرور ہو کر یہی ارشاد
فرمایا کہ سُنو سُنو تم ہمارے مرید ہو یہ ہاتھ اور وہ

ہاتھ ایک ہے اون سے اور ہم سے محبّت رکھو۔

ان واقعات پر غور کرنے سے تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضور والا نے رسم و رواج زمانہ کیموافق خلافت ظاہری اپنے مسلک و مذاق کی بنا پر اپنے سلسلہ میں پسند نہیں فرمائی اور اس ظاہری ترکیب خلافت کا ہمیشہ کے لئے اپنے سلسلہ عالیہ میں سدباب فرمادیا مگر برکات و فیوضات خلافت سے اپنے خرقہ پوشوں کو محروم نہیں رکھا۔ بلکہ با تخصیص زید و بکر ہر خرقہ پوش کو مجاز بیعت وارشاد فرمایا۔

حضور رحمۃ اللہ کے زمانہ میں جن فقراء خرقہ پوش کا سلسلہ رشد وہدایت زیادہ وسیع پیمانہ پر جاری

تھا اُن میں سے یہ چند حضرات خاص طور پر قابل ذکر ہیں یعنی حضرت حق اللہ شاہ یتیم شاہ صاحب وارثی زینت خانقاہ جورہ ملاپور ریاست گوالیار وجناب حاجی محمد شاہ صاحب وارثی جون پوری۔ زینت خانقاہ کلکتہ سید حسن شاہ صاحب متوطن کھولی۔ حاجی سیاحی شاہ صاحب وارثی سرحدی۔ حاجی کلی شاہ صاحب وارثی متوطن بٹریل۔ حاجی معصوم شاہ صاحب دہلوی۔ جناب قادر شاہ صاحب وارثی بجرایولی۔ حکیم عظمت علی شاہ صاحب وارثی بابوپوری۔

رضوان اللہ علیہم اجمعین

نغمۂ بیخودی

مہمان ہے خدا کا ہر میہمانِ وارث — اک شانِ کبریا ہی واللہ شانِ وارث

عشاق وارثی کو دیر و حرم سے مطلب — کونین سے جدا ہے واعظ جہانِ وارث

ہر نام نام اونکا ہر جا قیام اُن کا — کیا پوچھتے ہو مجھسے نام و نشانِ وارث

بلبل تری صدا سے ہوتا ہے درد دلمیں — تو لے اُڑی کہاں سے طرزِ بیانِ وارث

خسرو کا تاج و تخت اور گنجِ قارون — لاتا نہیں نظر میں ہر پاسبانِ وارث

میدانِ حشر کی بھی رنگیں بہار ہوگی — آئیگا پیش داور جب کاروانِ وارث

زاہد کو ہوں مبارک بیت الحرم کے سجدے

بیدم ہمارا سر ہو اور آستانِ وارث

تعلیم و تلقین

مرحبا اے جلوۂ دیدار کیا کہنا ترا ؎ دیکھنے والیکی آنکھونکو تماشا کر دیا

یہ امر تو مسلمہ ہے کہ حضور کے دست گرفتہ عام طور پر جذبات عشق و محبت سے خصوصیت کے ساتھ معمور پائے جاتے ہین! اسکے علاوہ بلا تخصیص مادۂ تماآپ نے جس کو اپنی غلامی مین داخل فرمایا اُسکی طلب و ظرف کے موافق کبھی باعتبار ظاہر کبھی بہ پیرایہ باطنی کچھہ تعلیم ضرور فرمائی ہے اور اس نعمت سے غالبًا حسب استعداد کوئی محروم نہین رہا ہے جس مریض کا جیسا مرض دیکھا اُس حکیم حاذق نے اُس کے حسب حال دوا تجویز فرمادی اور وہی اوسکے حق مین تریاق و اکسیر ثابت ہوئی ہے۔

مثلاً حافظ احمد شاہ صاحب وارثی اکبرآبادی رح کو صلوٰۃ معکوس کی ہدایت کی تو شیخ مظہر علی صاحب وارثی شسولوی رح کو علاوہ اور اشغال کے ایک پارہ کلام مجید کی روزانہ تلاوت لازمی کردی۔ میاں عبدالصمد صاحب شسولوی مرحوم کو صلوٰۃ العشق کی تعلیم فرمائی تو ولی شاہ صاحب انصاری وارثی رح امروہوی کو اسم حق کے ذکر میں ایسی قوی ضرب لگانے کا قاعدہ بتلایا کہ جیسے کسی چیز پر ہتوڑہ چلتا ہو۔ حاجی معصوم شاہ صاحب وارثی دہلوی رح کو اسم حق کا ذکر یوں تعلیم فرمایا کہ ہر ضرب یا ھُو کی سانس کے ساتھ سمت اعلیٰ کو جائے۔ حق اللہ شاہ صاحب یتیم شاہ صاحب وارثی علاپوری رح کو متواتر ضرب بغیر لساطت بتلائی۔ میر اولاد علی صاحب رامپوری کو شغل نیرنگی تبلایا۔ تو

چودہری خدابخش صاحب کو اسم حق کا ذکر دائمی بطور پاس انفاس تعلیم فرمایا۔ حاجی نعمت علی شاہ صاحب وارثی سہاروی کو ذکر اسدی کی تعلیم فرمائی۔ نعمت اللہ شاہ صاحب کو ذکر اثبات کا ذاکر بنایا۔ میاں رحیم شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ کو پاس انفاس میں دوضربی کی ہدایت فرمائی۔ احد شاہ صاحب کو سہ ضربی کی اسطرح پر تعلیم فرمائی کہ قلب کے نیچے کی پسلیوں میں سے ہر ضرب کے ساتھ ایک پسلی اوپر کو آجاوے شاہ شاکر صاحب وارثی کو ذکر اسم ذات جلالی طریق پر تعلیم فرمایا۔ حاجی فیضو شاہ صاحب کو نفی و اثبات کا اعلیٰ طریق بتلایا تو فصیحت شاہ صاحب وارثی رح کو علاوہ اور شغل و اشغال کے آخر میں شغل درود شریف ارشاد فرمایا۔ غرض کسی کو

سلطان الاذکار کا آسان طریق تبلایا تو کسی کو سلطان النصیرا
کے ساتھ برزخ و تصور شیخ کا قاعدہ سمجھایا۔ کسی کو اللہ معی و اللہ معکم
وغیرہ کے مراقبات ارشاد فرمائے۔ قصیدہ بردہ شریف دلائل الخیرات
کی کسی کو اجازت عطا فرمائی تو کسی کو اسمار باری تعالیٰ میں سے
کوئی اسم پڑھنے کو ارشاد فرمایا۔ کسی کو نماز غوثیہ تو کسی کو فرائض
پنجگانہ کے علاوہ نوافل کی قید لگائی کسی کو دائم الصوم بنایا تو کسی کو
حج بیت اللہ کے لئے فرمایا کسی کو سیاح کسی کو گوشہ نشین بنایا
کسی کو آزاد کسی کو پابند مذہب کیا۔ عام اہل ہنود کو ارشاد ہوتا
تھا کہ برہم کو بھجو تو پتھر نہ پوجنا جھٹکے کا گوشت نہ کھانا تو ہر یہود و نصاریٰ
کو حکم ہوتا تھا کہ کہو لا الہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ موسیٰ کلیم اللہ محمد رسول
اللہ۔ اور حرام چیز کے استعمال سے قطعی ممانعت فرمائی جاتی تھی

مگر اس تعلیم و تلقین کے علاوہ اکثر و بیشتر خوش نصیب ایسے بھی دیکھے گئے ہیں جو بلا تعلیم و تلقین اور بغیر ریاضت و مجاہدہ بیک وقت آن کی آن میں قطرہ سے دریا ذرہ سے آفتاب بن گئے۔

چنانچہ اس موقع پر ایک واقعہ بطور تمثیل عرض کر دینا کافی سمجھتا ہوں کہ جسکے ملاحظہ کے بعد ناظرین بآسانی سمجھ سکیں گے کہ حضور امام الاولیا کے دربار میں کس سرعت کے ساتھ طالبین فیضیاب ہوتے تھے۔ چنانچہ حضرت مقصود علی شاہ صاحب شاہجہان پوری خلیفہ حضرت شاہ ناصرالدین صاحب چشتی صابری فیروزآبادی قدس سرہٗ نے یہ واقعہ چودھری خدابخش صاحب مرحوم وارثی سے اپنا چشمدید بیان فرمایا ہے کہ میں ایکمرتبہ بارگاہ وارثی میں بمقام شکوہ آباد حاضر ہوا تو اسوقت

مجکو یہ معلوم ہوا کہ کوئی شخص مرید ہو رہا ہے یں باہر بیٹھ گیا

تہوڑی دیر یین مین نے دیکھا کہ حضرت حاجی صاحب قبلہ باہر

تشریف لئے جاتے ہین مین تعظیماً کہڑا ہو گیا۔ مگر وہ بہت جلد

چلے گئے ادہر خادم نے مجھسے کہا کہ اندر چلئے حضرت

طلب فرماتے ہین مجھے حیرت تہی کہ مین نے تو ابہی باہر جاتے

دیکھا ہے اسی حیرت و استعجاب کی حالت مین خدمت

عالی مین حاضر ہوا تو آپ نے مسکرا کر ارشاد فرمایا کہ ابھی ایک

شخص مرید ہو کر باہر گیا ہے جو شخص ہم سے مرید ہوتا ہے ہم اسکے

اپنا سا بنا لیتے ہین پھر اوس کا فعل اور اوس کی قسمت ہے جو

صورت چاہے اختیار کر لے۔

ایسا ہی ایک دوسرا واقعہ محبت شاہ صاحب صابری نے بھی

شیخ رشید الدین صاحب فضلی متوطن سکندرہ راؤ سے بیان
فرمایا ہے حقیقت یہ ہے کہ مبصرین نے عجیب عجیب واقعات
کا مشاہدہ کیا ہے ظاہر ہے کہ ان برقی تاثیرات اور فیوضات و
برکات کے سامنے تعلیم کیا چیز ہے حضور انور کی صفت افاضہ
نہایت ممتاز درجہ رکھتی تھی اور اہل اللہ کے نزدیک یہ صفت
تمام صفات سے برتر شمار کی جاتی ہے۔

تجھ ایک چاند نے لاکھوں کے گھر کئے روشن
میں صدقہ جاؤں مرے ماہتاب کیا کہنا

حضور امام الاولیاء کے مریدان و مطیعان کے بظاہر دو طبقے ہیں
ایک تو مریدان حلقہ بگوش کا گروہ دوسرا طبقہ فقرا احرام پوش
کا مریدان کی تعداد کروڑوں تک پہنچتی ہے اور فقرا کا شمار ہزاروں تک

پونچکر ختم ہو جاتا ہے

مریدان سے وہ لوگ مراد ہین جو تمامی تعلقات دنیاوی و لباس ملکی و آبائی برقرار رکھتے ہوئے حلقۂ غلامان وارثی مین داخل ہوئے ہین حالانکہ ان کی بھی کئی قسمین ہین مثلاً نمبر۱ وہ لوگ ہین جو بالمشافہ بیعت سے مشرف ہوئے۔

نمبر۲۔ وہ لوگ ہین جو بالوکالت بذریعہ پیام بقید حیات یا بعد ممات داخل سلسلہ عالیہ وارثیہ ہوئے ہین۔ (۳) وہ لوگ غیر مذاہب و غیر اقوام ہین جو اپنے قوم و مذہب آبائی مین رہتے ہوئے حضور کے مرید ہوتے ہین (۴) وہ لوگ ہین جو بذریعہ خط و کتابت منسلک سلسلہ [illegible] ہوئے

نمبر۵۔ وہ بیدار بخت ہین جو خواب مین بیعت سے مشرف ہوئے ہین نمبر۶۔ وہ لوگ ہین جو میلون اور مجمعون مین گوشہ دامن تھام کر

حضور کے حلقہ بگوش ہوئے ہیں۔

نمبر ۲۔ وہ حضرات ہیں جو بظاہر دنیا دی لباس و تعلقات رکھتے ہوئے فیوض وارثی کی بدولت صاحب باطن ہوئے ہیں۔

میں اپنی محدود معلومات کے موافق ایسے برگزیدہ لوگوں میں سے صرف چند مشہور بزرگوں کے نام نامی و اسماء گرامی عندالتذکرہ عرض کیئے دیتا ہوں لیکن اس نامکمل فہرست پر تکمیل تعداد کا گمان نفرمایا جائے بلکہ جسقدر جواہر ریزے میں سمیٹ سکا اور جسقدر آفتاب کی کرنوں کو میں جمع کر سکا اور جسقدر گلہائے مراد میں چن سکا ہوں صرف اسیقدر نذر ناظرین ہیں۔ جیسے کہ خواجہ سرفراز علی صاحب وارثی کلیئر برادر خورد حضرت مولانا عبدالکریم صاحب مشتہری وارثی

مولانا نجم الدین صاحب باقی پوری وارثی رح مولانا حاجی غلام محمد صاحب گجراتی وارثی رح مولانا عبد السلام صاحب عظیم آبادی وارثی رح مولانا عبدالعزیز صاحب بہاری وارثی - حاجی رکن عالم صاحب وارثی نوابگنجی - خواجہ ذوالفقار علی صاحب وارثی رح الہ آبادی چودھری خدا بخش صاحب وارثی رح اکبرآبادی - مولوی سید اولاد علی صاحب حیران وارثی رح رام پوری رح شیخ عبدالصمد صاحب وارثی مسولوی شیخ منظر علی صاحب وارثی مسولوی رح حاجی ظہور اشرف صاحب وارثی اسیٹھولی رح مولوی مسعود علی شاہ صاحب وارثی بیتے پوری حافظ گلاب شاہ صاحب وارثی اکبرآبادی - مولانا شاہ عبدالحی صاحب وارثی جگدوری - مولوی ہدایت اللہ صاحب

محدث سورتی وارثی رح مولوی محمد بارق صاحب وارثی

بہاولپوری۔ مولوی محی الدین صاحب وارثی مظفرپوری رح

مفتی محمد ابو نور صاحب وارثی سنبھلی قاری حافظ عبدالقیوم

صاحب وارثی کرنالی رح میر واحد علی صاحب مخدوم زادہ سنبلوی

وارثی رح حافظ حسن خان صاحب وارثی علی گڈہی مولوی

غنی حیدر صاحب وارثی گیاوی۔ مرزا محمد ابراہیم بیگ صاحب

شیدا وارثی لکھنوی۔ میاں مظفر علی صاحب وارثی عرف

مظفر بابا فتحپوری وغیرہ وغیرہ

اسی طرح فقراے احرام پوش کے بھی چند اقسام ہین چنانچہ ایک

وہ ہین کہ جنکو سرکار سے تہمبند معہ لنگوٹے مرحمت ہوا اور وہ مکمل

قیودات احرام پوشی کے پابند ہین۔ دوسرے وہ جنکو تہمد عنایت ہوا

ہے اور وہ متاہل ہین۔ تیسرے وہ جنہین نصف تہبند مرحمت ہوا اور بقیہ ملبوس اونکا اونکے حسب دلخواہ رہا جیسے کہ حاجی محمد ارشاد صاحب وارثی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ وغیرہ تھے اور ہین

قیود احرام پوشی

نمبر۱۔ احرام پوش فقیر کے واسطے جسے پورا احرام عطا ہوا ہو بجز احرام کے کرتہ۔ ٹوپی۔ عمامہ۔ جوتہ۔ پاجامہ۔ موزے۔ گلوبند کا استعمال قطعی ناجائز ہے نمبر۲۔ باستثناء سُرخ وسفید۔ سیاہ ہر رنگ کا احرام جائز ہے (۳) احرام پوش کا نام بھی ضرور تبدیل فرمایا جاتا تھا جس مین لفظ شاہ ہوتا تھا۔ اور پھر وہ اوسی نام سے ہمیشہ پکارا جاتا تھا (۴) فقیر کے واسطے سوال حرام ہے

(۵) فقیر کے واسطے تعلقات دنیاوی بھی قطعی حرام ہین۔ (۶) فقیر کے واسطے آزادگی لازمی ہے (۷) تمام رسومات مذہبی مین فقیر کو شرکت کرنیکی سخت ممانعت ہے (۸) فقرا وارثی کی تکفین بھی اسی احرام مین ہوگی (۹) فقیر اپنی تکلیف اور مصائب کا کسی پر اظہار نہین کرسکتا (۱۰) فقیر کے واسطے یہ بھی حکم ہے کہ حصول معاش کے لئے کوئی تجارت نہین کرسکتا قطعی متوکلانہ زندگی بسر کرے (۱۱) فقیر دنیا کے واسطے کوئی کام نہین کرسکتا خدا کے واسطے جہان تک دنیا درست ہے۔ (۱۲) فقیر کو کسی کے واسطے دعا اور بددعا کرنیکی سخت ممانعت ہے۔ گنڈا تعویذ جھوجھکا سے قطعی احتراز کا حکم ہے (۱۳) فقرا وارثی کو نہ سر کے بال قصر کرانیکی اجازت ہے نہ حلق (۱۴) فقرا

وارثی تخت چارپائی - کرسی - مونڈھا پر نہین بیٹھہ سکتے - انکا بستر ہمیشہ زمین پر بے تکیہ ہوگا حتی کہ انکا جنازہ بھی چارپائی پر نہین جاسکتا (۱۵) فقرا ء وارثی کو سر و پا برہنہ رہنا لازمی ہے (۱۶) فقرا ء وارثی کو بھینس کا گوشت کہانا مکروہ ہے - (۱۷) فقرا ء وارثی کے مشرب مین خلافت و جانشینی نہین ہے - (۱۸) فقرا ء وارثی کو جو دیکہہ کرنیکی ممانعت ہے (۱۹) فقرا ء وارثی کو پابندی وضع لازمی ہے جہان رہین آن بان سے رہنا چاہیے (۲۰) جاندار سواری پر بلا اجازت سوار ہونیکی ممانعت ہے

لغمہ سرور

فدا ہے جان تو دل مبتلای وارث ہی غرضکہ مجہہ مین جو کچھہ ہی برای وارث ہے

وہ دل ہے دل جو ہے آئینہ دارِ حسن و جمال

وہی ہے آنکھ جو محوِ لقائے وارث ہے

زمین دیوا کے آنکھوں سے ذرّے چنتا ہون

کہ دردِ دل کی دوا خاکِ پائے وارث ہے

اسی لئے ہے سرِ شوق اپنا وقفِ سجُود

کہ ذرّہ ذرّہ مین دولت سرائے وارث ہے

نہ اتقا۔ نہ ریاضت نہ زہد ہے نہ ورع

متاعِ بیدمِ خستہ عطائے وارث ہے

من کان للہ کان اللہ لہٗ

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی
کاندرین راہ فلان ابن فلان چیزے نیست

جمعیت العاشقین

یعنی اُن فقراء وارثی کی اجمالی فہرست مختصر حالات کہ
جنکو خاص حضور وارث پاک کے دست عطا پاش سے
احرام مرحمت ہوا ہے

مرتبہ

فقیر سید امام شاہ وارثی اٹاوی مصنف رسالہ ہذا

کتبہ الطاف حسین وارثی اکبرآبادی ماہ ذی الحجہ ۱۳۴۲ھ
مطبوعہ شمسی مشین پریس آگرہ

فہرست فقرائے وارثی اعلی اللہ مقامہم

خط پہ گر خضر ہیں عاشق تو مسیحا لب پر
اچھے اچھے نظر آئے ترے بیماروں میں

سید معروف شاہ صاحب مقرب بارگاہ وارثی تلمیذ

عینیہ صفاتہ۔ آپ رسا رویوا شریف سے ہیں۔ آپکی ہستی مایہ ناز بردار طریق ہے آپ محو مستغرق بادۂ توحید ہیں آپ نے سرکار عالم پناہ کی خدمت نہایت درجہ خوش اعتقادی سے ادا فرمائی ہے آپکا سلسلہ بیعت نہایت وسیع پیمانہ پر جاری ہے خدا آپ کو تا دیر زبدۂ تربیت بنائے رکھے آمین۔

میاں بلند شاہ صاحب خادم بارگاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا قیام موضع کیسولی ضلع بارہ بنکی میں تھا آپ صاحب تفرید و

تجرید تھے آپ نے اپنے تمام عمر سرکار کی خدمت بڑی مستعدی

سے ادا کی آپ کا مزار موضع مذکور میں ہے۔

میاں دائم علی شاہ صاحب خادم بارگاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا وطن دیوا شریف تھا آپ بھی سرکار کے خادم خاص تھے

دیوا شریف ہی میں آپ کا وصال ہوا ہے۔

میاں خدا بخش شاہ صاحب خادم بارگاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا وطن موضع بینڈ میں تھا آپ چندروز خدمات قرب ادا

کرنے کے بعد موضع مذکور میں بٹھا دیئے گئے اور آپ تمام عمر صایم

الدہر اور قایم اللیل رہے۔ بجز گھانس اور خاکستر کے کوئی چیز

نہ کھاتے تھے اسی مجاہدہ میں وصال فرمایا مزار موضع بینڈ میں

آپ کا مشہد موی تحصیل نواب گنج مین زیارت گاہ عالم ہے
میان رحیم شاہ صاحب تخلص نادم خادم بارگاہ وارثی رحمۃ
آپ کا وطن قصبہ دیوا شریف تھا۔ آپ نے سفر و حضر مین نہایت
خوبی سے خدمات انجام دیکر بحکم سرکار موضع گنگوارہ مین
قیام فرمایا۔ آپکو دربار وارثی مین خاص طور پر رسوخ حاصل تھا
آپ بدرجہ اکمل ذاکر و شاغل تھے بعد وصال سرکار عالم پناہ
رہگرائے عالم بقا ہوئے۔ آپ کا مزار موضع گنگوارہ مین مرجع
خاص و عام ہے جہان آپ کے فقرائے احرام پوش خدمت
مجاورت باحسن الوجوہ انجام دے رہے ہین۔

میان نور رحیم شاہ صاحب خادم وارثی رحمۃ اللہ علیہ
آپ کا وطن قصبہ ملاوان تھا۔ آپ کو بھی ایک عرصہ تک شرف

خدمت گذاری امام الاولیا حاصل رہا آپ کا مزار نواح رودلی شریف میں واقع ہے۔

حاجی فیض و شاہ صاحب خادم بارگاہ وارثی مدظلہٗ

آپ کا وطن موضع بہما ضلع سیتاپور میں ہے آپ نے بحکم سرکار عالم پناہ حج ادا کیا اور تیس سال تک بقیہ ترک حیوانات روزہ رکھا اور بعد سفر ولی نور محمد شاہ خادم بارگاہ عالی۔ خادم خاص مقرر ہو کر تادم وصال خدمت مفروضہ نہایت خوبی سے انجام دی اور ہنوز خدمت مزار مبارک اُسی شان سے انجام دے رہے ہیں خدا آپ کو ابھی مدت تک یادگار دربار وارثی بنا کے رکھے آمین۔

حاجی نعمت علی شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ

زمانۂ شباب سے تاآخر وقت جذب آپ پر غالب رہا۔ آپ بروقت ذاکر شاغل بزرگ تھے قبل وصال سرکار عالم پناہ حاضر دربار رہے من بعد اپنی جائے قیام موضع سیہارہ مین واصل محبوب ہوگئے وہین آپ کا مزار پرانوار ہے۔

حاجی نعمت اللہ شاہ صاحب وارثی مدظلہ

آپ کا وطن ملاوان ہے سرکار کے عاشق ہین ذکر وشغل مین کامل دستگاہ ہے صاحب تصرف بزرگ ہین زیر صحن آستانہ شریف آپ کا قیام ہے۔

میاں مخدوم شاہ صاحب خادم بارگاہ وارثی رح

آپ صاحب تجرید و تفرید تھے آپ کو شرف خدمت گذاری سرکار حاصل تھا مزار آپ کا عمرا مین مرجع خلایق ہے۔

میان اڑاڑو شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ

آپ نہایت معصوم صفت بزرگ گذرے ہیں آپ کو سرکار سے عشق تھا قبل وصال سرکار عالم پناہ رہگرائے عالم بقا ہوئے

میان محبوب شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ

آپ نہایت باوضع فقیرون مین شمار کیے جاتے تھے حضور کے عاشق تھے رسولی مین آپ کا مزار ہے۔

میان فتح علی شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا شمار حضور وارث پاک کے عشاق مین تھا آپ شہید ہو کر بدوسرائے مین دفن ہوگئے ہین۔

میان ظفر شاہ ؒ بیریا شاہ ؒ شور شاہ ؒ ناہر شاہ ؒ حبیب شاہ ؒ دیگر

ان صاحبون کا صرف اسیقدر حال معلوم ہو سکا کہ سرکار کے

باوضع فقیر تھے اور لکھنؤ مین بعد وصال مختلف مقامات پر دفن ہوئے

میان حمید شاہ صاحب وارثی رح آپ بہت بڑے ذاکر و شاغل فقیر گذرے ہین آپ کا مزار کاکوری شریف مین ہے۔

مولوی نور کریم شاہ صاحب وارثی رح آپ عشاق وارثی مین ممتاز درجہ رکھتے تھے آپکی روش قلندرانہ تھی دربار وارثی مین آپ کو کافی رسوخ حاصل تھا آپ کا مزار بڑے گاؤن مین مخزن انوار و برکات ہے۔

میان رمضان شاہ صاحب رح وارثی آپ نہایت آزاد مشرب فقیر تھے آپ کا مزار موضع سہپیا مین کسی مقام پر واقع ہے۔ حاجی اوگھٹ شاہ صاحب وارثی آپ کا وطن بچھرایون ضلع مراد آباد مین ہے اور شاہ شمس الدین صاحب

صابری رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اصغر ہین آپ نے حج و زیارت مدینہ منورہ
کے علاوہ سیر عراق بھی فرمائی ہے دربار وارثی ہین آپ کو خدمت
نامہ نگاری تفویض ہوئی تھی جسکو باحسن الوجود آپ نے انجام دیا
آپ صاحب عرس و خانقاہ ہین آپ کا سلسلہ رشد و ہدایت بھی
بفضلہ وسیع پیمانہ پر ہے حلقہ فقراء وارثی کے آپ ناظم ہین آپ
صاحب تصنیفات ہین اللہ آپ کو زندہ و سلامت رکھے ۔

میان بسم اللہ شاہ صاحب وارثی مدظلہ آپ کا
وطن فرخ آباد ہے احرام پوشی کے بعد سے نواح دیوا شریف
ہی ہین سیر و سیاحت فرماتے رہے آپ سرکار کے عاشقون
مین ہین اب کچھ روز سے سرکار عالم پناہ کے اجداد کے مزارات
پر جو متصل موضع سیہیا واقع ہین مجاورت و جاروب کشی کرتے ہین

میان ننگے شاہ صاحب رح۔ آپ سیاح تھے اور سیاحی
ہی میں کسی مقام پر واصل بحق ہوئے۔

پنڈت فضل رسول شاہ صاحب آپ کا قیام بحکم سرکار
عالم پناہ ردولی شریف میں ہے اور آپ سنسکرت کے کامل
ہیں۔ سرکار کی محبت میں داخل اسلام ہوکر احرام پوش ہوئے اور
الحمد للہ کہ بقید حیات ہیں۔

میان گلاب شاہ صاحب رح آپ صاحب تجرید و تفرید تھے
ذکر واشغال میں عمر تمام کی سرکار سے بکمال درجہ محبت رکھتے
تھے کیلا مرہیا میں وصال ہوا اور وہیں مزار ہے۔

میان مستان شاہ صاحب رح یہ پانچو شاہ صاحب وارثی کے
کے فرزند تھے کچھ عرصہ تک مستانہ وار نواح دیوا شریف میں دیکھے
گئے اب لاپتہ ہیں

میاں سلطان شاہ صاحبؒ - آپ کا وطن پھپانی تھا آپ کا مزار لکھنؤ کے کسی گورستان میں بجائے نامعلوم واقع ہے۔

میاں اُجاڑ شاہ صاحبؒ - آپ کا وطن فرخ آباد تھا مرد صالح تھے میاں رحیم شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں مدت تک رہنے کے بعد لکھنؤ میں وصال ہوا اور وہیں دفن ہوئے

حاجی عباد علی شاہ صاحبؒ آپ سیاح تھے اور آپکا بھی وصال ہوگیا۔

میاں غریب شاہ صاحبؒ - آپکا قیام اٹونجہ میں تھا اور وہیں آپ نے وصال فرمایا۔

میاں حسام علی شاہ صاحبؒ آپ سیاح تھے اور آپنے بہنگام سیاحت کسی مقام پر وصال فرمایا۔

میاں امید علی شاہ صاحبؒ۔ آپ کا رسول پور میں قیام تھا اور وہیں آپ نے وصال فرمایا۔

حاجی بکی شاہ صاحبؒ۔ آپ کا وطن موضع ٹریل ضلع بارہ بنکی میں تھا صاحب تجرید و تفرید تھے آپ تمام عمر صائم رہے اور متعدد حج ادا فرمائے آپ صاحب سلسلہ بزرگ تھے آپ کا سہارنپور میں وصال ہوا اور وہیں دفن کیئے گیے۔

حاجی سیاحی شاہ صاحبؒ سرحدی۔ آپ کا وطن سرحد پر تھا آپ صاحب تجرید و تفرید تھے آپ کے تصرفات کی شہرت تھی اور آپ نے کئی بار حج کیے آپ کا سلسلہ رشد و ہدایت وسیع پیمانہ پر تھا آپ کا مزار گنج ڈنڈوارہ میں مرجع خلائق ہے۔

حاجی معصوم شاہ صاحب دہلویؒ۔ آپ کا وطن دہلی میں تھا

آپ نہایت برگزیدہ لوگوں مین سے تھے۔ آپ نے حج ادا فرمایا تھا
اور آپ صاحب سلسلہ تھے آپ کی ذات سے بیشمار طالب
خدا فیضیاب ہوئے۔ آپ کا مرادآباد مین وصال ہوا اور احاطہ
شاہ بلاقی صاحب رح مین مزار ہے۔

میان دین محمد شاہ صاحبؒ۔ آپ سرکار کے دست حق
پرست پر داخل اسلام ہوکر احرام پوش ہوئے اور ہنگام سیر وسیاحت
کسی مقام پر وصال فرماکر دفن ہوئے۔

میان پناہ علی شاہ صاحبؒ۔ آپ کا وطن خیرآباد شریف
تھا۔ آپ صاحب حال بزرگ تھے اور لکھنؤ مین وصال فرماکر
لکھنؤ یا خیرآباد مین دفن ہوئے۔

میان طالب شاہ صاحبؒ انکا وطن نندرہ مین تھا۔

یہ صاحب مغلوب الحال تھے۔ بجائے نامعلوم وصال فرماکر دفن ہوئے۔

میاں ناصر شاہ صاحبؒ آپ نواح بارہ بنکی میں کسی مقام پر گوشہ نشین تھے اور وہیں وصال فرمایا۔

میاں جنگلی شاہ صاحبؒ۔ آپ کا وطن ضلع سیتاپور میں تھا۔ جوگ ابھیاس سے آپ کو غایت ذوق تھا۔ صاحب کشف وکرامات تھے فتحپور لسوہ میں آپ کا مزار ہے۔

میاں حسینی شاہ صاحبؒ دھٹوری آپ کا وطن تھا۔ سرکار عالم پناہ کی مدح سرائی آپ کا شغل تھا دیوا شریف میں وصال فرماکر شاہ اولیس میں مدفون ہوئے۔

میاں مسکین شاہ صاحبؒ نواح الہ آباد میں آپ کا قیام

تھا۔ اور وہین آپ نے اپنا سلسلۂ رشد و ہدایت جاری فرمایا تھا۔
آپ دائیم الصوم و قایم اللیل بزرگ تھے آپ کا بھی وصال ہو گیا۔
میان بہتور شاہ صاحبؒ آپ کا وطن شکوہ آباد تھا۔
پنکھا کشی کی خدمت آپ کے سپرد تھی۔ آپ نہایت با وضع
فقیر تھے دیوا شریف احاطہ شاہ اویس مین آپ کا مزار ہے۔
میان نادر شاہ صاحبؒ زمانہ شاہی اودہ آپ کسی ممتاز
عہدہ فوجی پر مامور تھے اور اوسی زمانہ مین آپ نے ترک لباس
کیا۔ صاحب ریاضت بزرگ تھے نواح سلطان پور مین آپنے
وصال فرمایا اور وہین کسی مقام پر آپ کا مزار ہے۔
میان ناصر شاہ صاحبؒ آپ کی نسبت صرف اسیقدر
معلوم ہوا کہ آپ سیاح تھے باقی واللہ اعلم۔

میاں دہیاں شاہ صاحبؒ بریٹھی وطن تھا۔ اعراس بزرگان دین کی شرکت کا نہایت شوق تہا آپ کا بھی وصال ہوگیا

حاجی رمضان شاہ صاحبؒ آپ کا وطن فتحپور تھا۔ آپ دائم الصوم تھے۔ سرکار عالم پناہ سے بے حد محبت تھی آپ کا بھی وصال ہوگیا۔

میاں پنکھا شاہ صاحبؒ۔ آپ کا وطن شاہجہان پور ہے آپ کو نصف احرام مرحمت ہوا تھا۔

میاں گھورے شاہ صاحبؒ۔ آپ کا وطن ملیح آباد تھا نہایت خلیق متواضع بزرگ تھے وصال فرما گئے۔

میاں گدڑی شاہ صاحبؒ اجودھیا ضلع فیض آباد میں آپ کا قیام رہتا ہے آپ کو سرکار سے محبت ہے۔

حاجی عباس علی شاہ صاحبؒ آپ صاحب کشف و کرامات بزرگ تھے آپ کا سلسلہ رشد و ہدایت جاری تھا آپکا وصال ہو گیا مزار آپ کا پٹنہ پور میں ہے۔

میاں صید شاہ صاحبؒ آپ کا لکھنؤ میں وصال ہوا ہے

میاں خدابخش شاہ صاحبؒ آپ کا قصبہ کرسی میں وصال ہوا ہے

میاں کرامت شاہ صاحبؒ آپکا منوگڈھ سیاحی کہیں وصال ہوا

میاں گمنام شاہ صاحبؒ آپ کا رائے پور میں قیام تھا اور وہین وصال ہوا۔

حاجی نمازی شاہ صاحبؒ آپ سیاح فقیر تھے۔ آپکی ریاضت مجاہدات ضرب المثل ہیں دیوا شریف میں وصال فرمایا اور شاہ اویسؒ میں آپ کا مزار ہے۔

حاجی الٰہی شاہ صاحب آپ کا قیام نانپارہ میں ہے صاحب
اخلاق و محبت بزرگ ہیں۔

میاں جھنگ شاہ صاحبؒ آپ نہایت پر جلال شان والے
بزرگ تھے نواح بارہ بنکی میں وصال ہوا۔

میاں لونگ شاہ صاحبؒ آپ کا وطن شاہ آباد کھادیوا
شریف میں وصال فرمایا اور جوار شاہ اویسؒ میں دفن ہوئے۔

میاں برکت علی شاہ صاحبؒ لکھنؤ میں قیام تھا اور
وہیں وصال فرمایا۔

میاں معصوم شاہ صاحب وطن دیوگھون ذاکر شاغل فقیر
ہیں گنگوارہ میں مقیم ہیں۔

میاں بالنگ شاہ صاحبؒ مجذوب سیف زبان قطب وقت

آزاد مشرب فقیر تھے تلوک پور میں وصال فرمایا۔

حاجی کلن شاہ صاحبؒ۔ یہ بزرگ طبقہ محتشان سے تھے یکایک ہدایت وارثی نے اپنا برقی اثر کیا کہ یہ تائب ہو کر احرام پوش ہوئے اور لکھنو میں بعد حج وصال فرمایا۔

میاں معصوم شاہ صاحبؒ۔ انکا وطن سدھولی تھا عرصہ سے لاپتہ ہیں واللہ اعلم زندہ ہیں یا وصال فرما گئے

میاں چمن شاہ صاحبؒ انکا سیاحی میں وصال ہو گیا

میاں دائم شاہ صاحبؒ یہ ضلع بارہ بنکی میں جہاں مقیم تھے عرصہ ہوا کہ وہیں وصال فرمایا۔

میاں شرم شاہ صاحبؒ اسیار آپ کا وطن تھا آپ نہایت درجہ منکسر مزاج فقیر تھے وصال ہو گیا ہے۔

جہانگیر شاہ صاحب رحمۃ وارثی اندرون مسجد موضع کسنڈا میں مزار ہے
میاں بھورے شاہ صاحب رحمۃ آپ کا وطن ملیح آباد تھا
اور آپ صاحب تفرید و تجرید تھے آپ کا مزاج نہایت حلیم و
متواضع واقع ہوا تھا آپ کا مزار دیوا شریف میں ہے
مخدوم شاہ وارثی رح آپ دائم الصوم فقیر تھی گوکلپور اسٹیشن میں مزار ہے
میاں امیر شاہ صاحب رح۔ آپ کا وطن ردولی شریف تھا
معلوم ہوا ہے کہ بحالت سیاحی وصال ہوا۔
میاں غریب شاہ صاحب رح آپ کا وطن نارنول تھا
آپ ہندو تھے سرکار میں داخل اسلام ہوگئے اور احمد پہنچی کے
بعد سے مست و مدہوش رہے۔ لکھنؤ میں آپ کا وصال ہوا
اور دیوا شریف میں پائین درگاہ میلہ آپ کا مزار ہے

Scanned with CamScanner

میان رمضان شاہ صاحبؒ میان عبداللہ شاہ صاحبؒ میان رمضان شاہ صاحبؒ ان بزرگون کا اس سے زیادہ حال نہین معلوم ہوا کہ صاحب کیف تھے اور سیاحی مین کسی مقام پر وصال فرما گئے۔

میان بشارت علی شاہ صاحبؒ آپ کا وطن نواح لکھنؤ مین تھا بحکم سرکار عالم پناہ بیت اللہ گئے اور وہین وصال فرمایا۔

میان بھیڑیا شاہ صاحبؒ نواح بہرائچ مین آپ کا قیام تھا۔ اول اول آپ صاحب جذب اور مغلوب الحال تھے آخر مین سلوک غالب تھا آپ سے بیشتر کرامات و خوارق عادات کا ظہور رہا ہے۔ عرصہ ہوا کہ آپ کا وصال ہوگیا۔

میاں احد شاہ صاحب مدظلہ - آپ کا وطن ڈومی لہی ضلع دربھنگہ ہے آپ خاندانی رئیس ہیں سرکار کے عاشق صادق اور صاحب تصدیق و تحقیق بزرگ ہیں - آپ حلقہ فقرا روارثی کے صدر حلقہ ہیں - خدا آپ کو تادیر زندہ و سلامت رکھے - آمین -

مولانا نصیحت شاہ صاحب رحمۃ آپ کا وطن بازید پور ضلع گیا ہے - آپ عربی - فارسی - سنسکرت کے عالم تھے - اولاً آپ نے اپنے پیر طریقت حضرت مسافر شاہ صاحب قبلہ قادری منعمی قدس سرہ سے شرف بیعت و خلافت حاصل کر کے بابا مدھو داس جی بہاری سے تکملہ جوگ ابھیاس کیا اور ان تمام مراحل سلوک و جوگ وغیرہ طے کرنیکے بعد حضور امام الاولیا حضرت

وارث پاک کی خدمت میں حاضر ہوئے اس تخمی سرکار نے
خلعت فقر عطا فرما کر چار چاند لگا دیئے۔ یعنی قطرے کو دریا
ذرہ کو آفتاب بنا دیا۔ اگر آپ کو آسمان تحقیق و تصدیق کہا جائے
تو بیجا نہ ہوگا آپ کی کیفیت متعدی تھی کہ سارے جلسے پر
آپ کی برقی جذبات کا فوری اثر ہوتا تھا۔ غرضکہ آپ سراپا
محبت تھے۔ اور ۲۵۔ ذی الحجہ کو آپ نے ۴۰ برس کی
عمر میں وصال فرمایا آپ کا موضع بازید پور میں مزار پر انوار ہے
سید برباد شاہ صاحبؒ آپ کا وطن شیخ پور ضلع گیا رہے
قبل احرام پوشی سرایہ ہوتے ہی آپ پر جذبہ غالب ہوا اور جب
احرام پوش ہوئے تو آپ کا سارا جذبہ مبدل بسلوک ہو گیا
آپ کو سرکار سے کمال درجہ محبت تھی آپ کا سلسلہ پیری

مریدی اچھے پیمانہ پر تھا۔ یکا یک محفل سماع دیڑا شریف میں آپ پر کیف طاری ہوا اور یہ کیفیت ایک یا دو سال تک دامنگیر حال رہی آخر آپ کا اسی حالت میں ۱۴ صفر کو بمقام ابگیلا ضلع گیا میں وصال ہو گیا اور وہیں اونکے طالبین طریق نے دفن کیا۔

احمد علی شاہ صاحبؒ۔ آپ کا وطن شیخپورہ تھا۔ آپ بڑے مجاہدہ کش فقیر تھے۔ آپ اپنے نواح میں سیف زبان مشہور تھے آپ کا بھی وصال ہو گیا۔

سید بگر سے ولی شاہ صاحبؒ آپ کا وطن رمضان پور میں ہے۔ آپ کو مولانا نفیسیت شاہ صاحب کی خدمت میں رہنے کا تا دیر اتفاق رہا ہے۔ سرکار سے آپ کو کمال درجہ

محبت ہے الحمد للہ کہ آپ بقید حیات ہین۔

برم شاہ صاحب ؒ آپ کا وطن ہردوئی تہا۔ سرکار کی محبت مین آپ نے ترک دنیا کرکے احرام پوشی اختیار کی آپ اہل ہنود سے تہے سرکار کے فیض ہدایت سے آپ نے موحدانہ زندگی بسر کی اور اسی یقین کے ساتھ واصل بحق ہوگئے ہے۔

میان ابو الحسن شاہ صاحب مد ظلہ آپ کا وطن اٹاوہ ہی اوائل عمر سے آپ نے ترک دنیا کرکے سرکار کی محبت مین احرام پوشی اختیار کی بارہ سال تک متواتر بحکم سرکار عالم پناہ دائم الصوم و قائم اللیل رہے آپ کا سلسلہ رشد و ہدایت وسیع پیمانہ پر جاری ہے آپ کی صحبت سے بہت سے طالبین فیضیاب ہوئے ہین اور انشاء اللہ ہوتے رہین گے

فقراء وارثی میں آپ امتیازی درجہ رکھتے ہیں۔ خدا آپ کو زندہ سلامت رکھے۔

میاں احمد شاہ صاحب بھوٹانی۔ آپ کا وطن بھوٹان تھا توجہ وارثی نے وہ بیّن اثر ڈالا کہ آپ عین جوانی میں اپنی مذہب آبائی و رسم و رواج ملکی سے تائب ہو کر غلامان وارثی میں احرام پوشی اختیار کر کے داخل ہو گئے اور آپ کی ذات سے بے شمار طالبین کو فیضیاب ہونے کا موقع ملا۔ ریاست ریوان میں آپ کا مزار ہے۔

میاں جمیل شاہ صاحب وارثی۔ آپ کوہ شملہ کے کسی درہ میں مقیم ہیں چالیس سال تک بحکم مرشد کا رنجبر ایک ریشہ دار درخت کے عرق پینے کے کچھ نہیں کھایا واللہ اعلم

ب کس حال میں ہیں۔

رحمۃ اللہ علیہ وارثی صاحب شاہ عبد الآد

آپ کا وطن شاہو بیگہ ضلع گیا میں تھا آپ کو علاوہ عربی فارسی
سنسکرت میں کامل دستگاہ ہونے کے فن طب میں ید طولیٰ
حاصل تھا۔ فارسی۔ عربی۔ ہندی۔ زبان میں آپ نے متعدد
کتابیں تصنیف فرمائیں آپ کی موحدانہ روش نے بیشمار
مشرکین کو توحید پرست بنا دیا۔ عشق و محبت آپ کی سرشت
فطری تھی۔ سماع سے بے حد ذوق تھا۔ آپ کے جسد اطہر
سے روح کے پرواز کر جانے پر بھی تین پہر متواتر اللہ ہو کی
آواز جاری رہی آپ کا مزار شکور گنج ضلع بلند شہر میں اندرون
باغ نواب محمد عبد الشکور خان صاحب وارثی مرحوم فیض

بخش خاص و عام ہے۔

میاں سلار شاہ صاحب وارثی آپ کا وطن محمود نگر ہے۔ آپ نہایت خوش اخلاق و متواضع بزرگ ہیں۔

سوامی مرات شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن بھاگلپور تھا اور وہیں آپ پیشہ مختاری کرتے تھے ترک لباس کرنے کے بعد آپ زبردست موحد ہوئے۔ ترک غذا میں آخر زمانہ میں آپ نے یہانتک ترقی کی کہ سبز میوہ جات کو صرف دیکھکر زندگی بسر فرماتے تھے اسی لطافت کیساتھ آپ واصل محبوب ہوئے آپ کے ماننے والے ضلع بھاگلپور میں بکثرت ہیں۔

میاں کالا رنگا شاہ صاحب وارثی۔ آپ کا وطن بھی

بھاگلپور ہے آپ نے بھی سرکار کی محبت میں ترک دنیا کر کے
احرام پوشی اختیار کی ہے۔

میاں رومی شاہ صاحب وارثیؒ میاں عبداللہ
شاہ صاحب وارثیؒ۔ میاں ولایتی شاہ صاحب وارثیؒ
ان ہر سہ حضرات کا وطن یورپ تھا اور یہ لوگ یورپین تھے
مگر سرکار عالم پناہ نے انکو خلعت فقر سے سرفراز فرما کر دولت
عرفان سے مالا مال کر دیا اس سے زیادہ انکے تفصیلی
حالات معلوم نہیں ہو سکے کہ اب یہ حضرات زندہ ہیں یا
راہئی عالم بقا ہوئے۔

میاں بنگالی شاہ صاحب وارثیؒ آپ کا وطن
بنگالہ تھا۔ آپ اہل ہنود سے تھے لیکن فیضان وارثی نے

دولت ایمان کے ساتھ خلعت فقر سے بھی سرفرازی بخشی
آپ کا توکل و استغنا ضرب المثل ہے آپ گنگوہ میں
واصل بحق ہوئے اور وہیں آپ کا مزار ہے۔

میاں قلندر شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن
گونڈہ میں ہے اور وہیں بعد وصال آپ مدفون ہوئے

میاں قاسم علی شاہ صاحب وارثی رح آپ نہایت
منکسر المزاج اور صاحب تقویٰ درویش تھے آپ کا قیام کوئی
گنگوارہ میں تھا وہیں بعد وصال مدفون ہوئے۔

میاں باقر علی شاہ صاحب وارثی رح آپ سیاح
تھے اور سیاحت ہی میں کسی مقام پر وصال فرمایا۔

میاں بھول شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن ایٹہ

میں تھا اور وہیں وصال ہوا۔

میاں جہار خوش شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا قیام بہرائچ شریف میں تھا اور وہیں واصل بحق ہوئے

میاں ریاست علی شاہ صاحب وارثی رح آپ روسا

ریاست بشنپور سے تھے حضور کی محبت میں احرام پوش ہوئے

آپ کا مزار بشنپور میں ہے۔

میاں احمد شاہ صاحب وارثی - آپ کا وطن گنج

ڈنڈوارہ ہے سرکار سے محبت ہے برادران طریق سے خلوص ہے

موتی شاہ صاحب وارثی رح رند و آزاد درویش تھے شاہجہان پور میں مزار ہے

پنڈت دیندار شاہ صاحب وارثی - آپ کا وطن اندور ہے

آپ برہمن تھے مگر پیر جمال وارثی نے اپنا پرستار بنا لیا اور آپ سے

بیشمار مخلوق کو ہدایت ہوئی۔ اب عرصہ سے آپ کا مستقل قیام دیوا شریف میں ہے اور ہمہ وقت حاضری آستانہ کے روحانی لطف سے مشرف ہو رہے ہیں۔

حافظ احمد شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن اکبر آباد تھا دھرم پور میں آپ منصرم ریاست تھے عالم متبحر ہونیکے علاوہ آپ غایت درجہ کے متشرع بزرگ تھے۔ ترک لباس کرنیکے بعد سب سے آزاد ہو گئے مگر کوچۂ محبوب میں ایسے استقلال سے کام لیا کہ زیر سایہ روضۂ انور رجان دیکر پیوند زمین ہو گئے۔

میاں نادر شاہ صاحب وارثی رح بعد احرام پوشی آپ کو سیاحی کا حکم ہوا اور سیر و سیاحت ہی میں آپ نے

آپ نے کمین وصال فرمایا۔

میان نثار شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن فرخ آباد تھا
بعد خرقہ پوشی آپ سیر وسیاحت مین کسی مقام پر واصل بحق ہوئے

میان ظہور شاہ صاحب وارثی آپ کا قیام مغلسرائے
مین رہے اور آپ کو سرکار سے محبت ہے الحمد للہ کہ بقید حیات ہین

میان شاکر شاہ صاحب وارثی آپ کا وطن اٹاوہ ہے
آپ صاحب تجرید و تفرید ہین ایک زمانہ تک آپ مغلوب
الکیفیت رہے اور مزارات اولیاء کرام پر حاضریان دیتے رہے
بعد وصال سرکار عالم پناہ بہشتی آستانہ ایک حجرہ تعمیر کرا کے
مخصوص خدمات انجام دیتے ہین ایسی مستقل حضوری کے ساتھ
یہ شرف اندوزیان قابل رشک ہین آپ کو مداحی وارث کا بہی شوق ہے

خدا آپ کو آپ کے محبوب سے جدا نہ کرے آمین۔

حاجی رحمت اللہ شاہ صاحب وارثیؒ رح آپ کا وطن
کلکتہ تھا اور آپ نے حج و زیارت مدینہ منورہ کے بعد سیاحت
عرب میں ساغر وصال نوش فرمایا۔

حاجی محبت شاہ صاحب وارثی۔ آپ کا وطن راولپنڈی
ملک پنجاب ہے سرکار کے فدائی ہیں۔ مختصر یہ کہ مجسمہ محبت ہیں
زیارات اولیاء کرام پر آپ اکثر زائرین کے تواضع کا اہتمام بڑے
پیمانہ پر فرماتے ہیں آپ صاحب سلسلہ ہیں اور بے شمار
طالبان حق آپ سے مستفیض ہوتے ہیں خدا آپ کو زندہ و
سلامت رکھے۔ آمین۔

میاں محمد شاہ صاحب وارثیؒ رح آپ کا وطن لدھیانہ ملک

پنجاب تھا۔ دربار وارثی سے خلعت فقر کے ساتھ آپ کو دولت ایمان بھی مرحمت ہوئی تھی سیر و سیاحت میں وصال فرمایا۔

میاں زرین شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن بجنور میں تھا احرام پوشی کے بعد آپ بہت جلد راہی عالم بقا ہو گئے

میاں ظہور شاہ صاحب وارثی ؒ۔ آپ کا وطن غازیپور ہے آپ صاحب سلسلہ بزرگ ہیں۔

میاں ظہور شاہ صاحب وارثی ؒ۔ آپ کا وطن اٹاوہ ہے اور آپ سیاح و متوکل فقیر ہیں۔

میاں حاجی محمد شاہ صاحب وارثی ؒ آپ کا وطن ہمیرپور ہے اور آپ صاحب سلسلہ بزرگ ہیں۔

Scanned with CamScanner

میاں احمد شاہ صاحب وارثی مدظلہ آپ کا وطن بھاگلپور میں ہے۔ آخر حصّہ عمر میں آپ کو دربار وارثی سے خلعت فقر عطا ہوا ہے۔ الحمد للہ کہ بقید حیات ہیں۔

میاں ظہور شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن صاحبگنج تھا آپ کو خلعت فقر کے ساتھ دولت اسلام بھی عطا ہوئی تھی آپ کا وصال ہو گیا

میاں الف شاہ صاحب وارثی مدظلہ آپ کا وطن ضلع گیا میں تھا آپ نے مذہب آبائی سرکار پر تصدق کر کے خلعت فقر حاصل کیا اور شکور گنج میں سید عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر آپ مقیم رہکر سالانہ عرس کرتے ہیں۔

میاں قادر شاہ صاحب وارثی رح۔ آپ

بجہڑاون مین مقیم تھے اور اوسی نواح مین آپ کا سلسلۂ
بیعت جاری تھا آپ صاحب تصرف بزرگ تھے آپ کا
مزار بجہڑاون مین ہے۔

میان ولی شاہ صاحب وارثی رحہ۔ آپ بحکم سرکار امروہہ
مین مقیم تھے آپ اسم با مسمیٰ تھے واقعی آپ کی ولایت مین
کسی کو کلام نہین تھا آپ کا مزار امروہہ مین زیارت گاہ خاص
و عام ہے۔

میان احمد علی شاہ صاحب وارثی رحہ آپ کا بلسی مین
قیام تھا اور بحالت سیر و سیاحت وصال فرمایا۔

حاجی احمد شاہ صاحب وارثی رحہ آپ مکی تھے آپ کا
وعظ نہایت پر کیف ہوتا تھا۔ افسوس کہ آپ کا وصال ہو گیا

سید حسن شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن کیولی تھا آپ صاحب تصرف بزرگ تھے بیشمار طالبان حق آپ سے مستفیض ہوئے ہیں مزار آپ کا ایٹہ میں ہے۔

میاں خلق رسوا شاہ صاحب وارثی رح آپ کو گونڈے میں احرام عطا ہوا تھا اوسکے بعد پھر کسی موقع پر نہیں دیکھا گیا

میاں کرکوی شاہ صاحب وارثی رح آپکا آرہ میں وطن تھا اور وہیں آپ نے وصال فرمایا۔

میاں جھنگا شاہ صاحب وارثی رح آپ کے وطن کا حال نہیں معلوم ہو سکا صرف اسقدر معلوم ہو سکا کہ سیاح مجذوب تھے اور لشکر گوالیار میں آپ کا آخر زمانہ میں کنارے تالاب پر قیام تھا اور وہیں آپ نے وصال فرمایا وہیں آپ کا مزار پر انوار ہے

میان خادم حسین شاہ صاحب وارثی رح ومولائی شاہ صاحب وارثی وبلبل شاہ صاحب وارثی ولیڈری شاہ صاحب وارثی رحمہم اللہ علیہم اجمعین۔ ان صاحبوں کا اس سے زیادہ پتہ نہیں معلوم ہوسکا کہ سیاح تھے اور عرصہ ہوا کہ وصال فرما گئے۔

میان بسیر شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن دواپھیبن تھا چھتیس سال تک آپ صائم و شب بیدار رہتے آپ کی ذات ہمارے لئے یاران طریق میں مغتنم شمار کی جاتی تھی آپ نے ساری عمر ملامت کیشی و سینہ ریشی میں بسر فرمائی ہر دوئی میں وصال فرمایا۔

راحم سہامی شاہ صاحب وارثی رح آپ نے سرکار کی زیارت

محبت میں اسلام قبول کیا اور احرام پوش ہو کر تمام عمر سیر و سیاحت میں
بسر فرمائی عرصہ سے آپ کی قیام کا پتہ نہیں۔

حکیم احمد شاہ صاحب وارثی۔ آپ اطباء خاندان
فتحپوری ہیں بعد احرام پوشی کیفیت جذب غالب ہوئی اور ہنوز
اوسی حالت میں ہیں۔

سید محرم علی شاہ صاحب وارثی آپ سادات بہورہ سے
ہیں آپ نے سرکار عالم پناہ کے وصال فرمانے کے بعد سے
اپنا قیام آستانہ شریف میں کر لیا ہے اور سرکار ہی کی
خدمت کو اپنی زندگی کا مقصد خاص تصور فرماتے ہیں۔

میاں امید شاہ صاحب کرنالی و بیدل شاہ صاحب
حیدرآبادی و احمد شاہ صاحب سیاح۔ ان فقرا کے حالات

تفصیلی نہیں معلوم ہو سکے۔

حاجی مطلوب شاہ صاحب وارثی ۔ آپ کا وطن پانی پت شریف ہے آپ نبیرگان مخدوم شاہ جلال الدین صاحب کبیر الاولیا قدس سرہ سے ہیں۔ آپ کی ذات بابرکات مایۂ افتخار برادران طریق ہے۔ آپ وارث پاک کے ملامت کیش عشاق میں شان یکتائی رکھتے ہیں آپ کا سلسلہ رشد و ہدایت جابجا جاری ہے خدا آپ کو تادیر زندہ و سلامت رکھے۔ آمین۔

حاجی مستقیم شاہ صاحب وارثی رح آپ کا قیام اجمیر شریف میں تھا سا ٹھ سال سے زیادہ مدت تک جمال وارثی پر نظر کرنیکے بعد پھر کسی کو آنکھ کھول کر نہیں دیکھا یہاں تک کہ دونوں آنکھوں

کی روشنی زائل ہوگئی۔ بیشمار طالبین و حاجتمندونکو آپ کے
دینی و دنیاوی فوائد حاصل ہوئے۔ اسی گوشہ گیری کی حالت مین
آپ نے وصال فرمایا۔ اور دار الخیر اجمیر مین دفن ہوئے۔

میان ککو بادشاہ صاحب وارثی آپ کے وطن کا پتہ
نہین اسقدر بالتحقیق معلوم ہوا ہے کہ آپ مجذوب صاحب
تصرفات بزرگ تھے اور آپ دربار خواجہ مین امتیازی درجہ
خدمت پر مامور تھے بیشتر آپ کو برہنہ دیکھا گیا ہے اجمیر شریف
مین آپ کا وصال ہوا۔

حاجی نصیر شاہ صاحب وارثی آپ کا قیام ریاست
بھوپال مین ہے جہان آپ نہایت متوکلانہ بسر فرماتے ہین
میان دین علی شاہ صاحب وارثی آپ کا قیام لکھنؤ مین

تھا آپ نے حضور کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا
تھاڈالی گنج مین آپ کا مزار ہے۔
سید علی شاہ صاحب وارثی رح آپ مونگیر کے خاندان
سادات سے ہین عنفوان شباب مین آپ کو احرام مرحمت
ہوا اور آپ مجذوبانہ کیفیت مین کسی طرف کو نکل گیے۔
میان علی شاہ صاحب وارثی ۔ آپ کا لکھنؤ مین وطن
ہے اور بوجہ پیرانہ سالی اوسی نواح مین سیر کرتے ہین۔
سید نادار شاہ صاحب وارثی ۔ آپ کا وطن امتھوا
صوبہ بہار مین ہے۔ آپ نہایت خوش اخلاق بزرگ ہین
آپ کا سلسلہ رشد و ہدایت جاری ہے اور بکثرت گم کردہ
راہ آپ کے فیض ہدایت سے راہ راست پر آرہے ہین۔

Scanned with CamScanner

میاں گمنام شاہ صاحب وارثیؒ رح بھوانی گنج آپ کا
وطن تھا۔کوئی گنگوارہ میں آپ کا قیام تھا وصال فرماگئے۔
میاں غریب شاہ صاحب وارثیؒ رح رسول آباد آپ کا
وطن ہے۔آپ نے سیاحی میں اپنی عمر تمام کی۔
حاجی نواب نابدار شاہ صاحب وارثیؒ رح آپ نوابین
اودہ سے تھے آپ کو سرکار انگلشیہ سے معقول وثیقہ ملتا
تھا آخر زمانہ میں آپ نے دیوا شریف میں مستقل قیام فرمایا
اور وہیں آپ کا وصال ہوا۔
میاں خاک شاہ صاحب وارثیؒ رح آپ بنگالی تھے
اور بعد احرام پوشی بحکم سرکار آپ نے ممالک عرب و عجم کی سیاحی
اختیار فرمائی۔اور سیر و سیاحت ہی میں کہیں واصل بحق ہوئے۔

پنڈت مہادیو بخش شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن بہادر گلپور

تھا اور اہل ہنود میں آپ تبلیغ توحید فرماتے تھے۔

میاں کریم شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن معلوم نہیں

آپ متوکل متورع درویش تھے اکبرآباد میں آپ کا وصال

ہوا اور گورستان پنج کوئیاں پر مدفون ہیں۔

میاں احمد شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن نواح

پانی پت میں تھا بعد احرام پوشی ترک وطن کرکے سیاحی میں

وصال فرمایا۔

حکیم عظمت علی شاہ صاحب وارثی رح آپ کا قیام بابوپور

میں تھا۔ آپ نہایت فیض رسان بزرگ تھے آپ کا سلسلہ

بیعت وسیع پیمانہ پر جاری تھا افسوس کہ وصال فرماگئے

میان احمد شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن سندیلہ تھا وصال فرما گئے۔

میان کلی شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن جونپور تھا بعد احرام پوشی دیوا شریف مین قیام کیا اور وہین پیوند خاک ہو گئے۔

مولوی گمنام شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن نواح فتحپور ہسوہ مین تھا بعد تکمیل علم ظاہری احرام پوش ہو گئے اور معلوم نہین کہ اب کہان قیام پذیر ہین۔

میان نبی شاہ صاحب وارثی ۔ آپ ریاست جے پور کے باشندے ہین عین جوانی مین احرام پوش ہو گئے سرکار سے کمال محبت ہے اور نہایت باوضع فقیر ہین آپ متوکلانہ

سیاحی فرماتے ہین آپ سے بہت لوگون کو ہدایت ہوئی اور
ہو رہی ہے۔ خدا آپ کو زندہ و سلامت رکھے۔

میان نور شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن جالندہر
تھا اور لکھنؤ مین قیام فرماتے تھے اب عرصہ سے آپ کا کچھ حال
نہین معلوم۔

میان کلی شاہ صاحب وارثی شمس آباد ضلع فرخ آباد
آپ کا وطن ہے۔ آپ سرکار سے نسبت خاص رکھتے ہین اور
نہایت خلیق و متواضع درویش ہین۔

میان شیخ علی شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن
ضلع بہرائچ مین تھا آپ نے بھی سیاحی مین اپنی عمر تمام کی
میان امید علی شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن

پسول پور تھا وصال فرما گئے۔

میاں محمد شاہ صاحب وارثی - آپ کا وطن الہ آباد کی طرف ہے اس سے زیادہ حال معلوم نہیں ہو سکا۔

میاں روشن شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن نواح فرخ آباد میں تھا وصال فرما گئے۔

میاں بیدل شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن ضلع اناؤ میں تھا وصال فرما گئے۔

میاں خاکسار شاہ صاحب وارثی - آپ کا وطن رائے پور ہے آپ نہایت جفا کش درویش ہیں آپ آستانہ علیہ پر خدمات خاص ادا فرماتے ہیں

میاں احمد شاہ صاحب وارثی رح متوطن جھوان نو میان

احمد شاہ صاحب وارثی رح متوطن بمبئی ان ہر دو صاحبوں کا
عرصہ سے حال نہیں معلوم کہ بقید حیات ہیں یا وصال ہو گیا۔
میاں مخدوم شاہ صاحب وارثی رح آپ کا مزار محمود پور
میں ہے۔

حاجی ذاکر شاہ صاحب عرف صوفی پیارے وارثی آپ
نہایت خلیق و متواضع درویش ہیں اب آپ نے مستقل
طور پر دیوا شریف میں قیام فرما لیا ہے۔

قاری الفت شاہ صاحب وارثی و میاں گمنام شاہ
صاحب وارثی و غلام علی شاہ صاحب وارثی و حمید شاہ صاحب وارثی
و میاں امیر شاہ صاحب وارثی متوطن بارہ بنکی کے
تفصیلی حالات نہیں معلوم ہو سکے۔

میاں نور شاہ صاحب وارثی آپ کا وطن ضلع مونگیر ہے
آپ نہایت با وضع اور مجاہدہ کش فقیر ہیں۔

میاں محمد شاہ صاحب رح وارثی آپ کا وطن ضلع ایٹہ تھا
سہ عشرہ میں واصل بحق ہوئے

میاں احمد شاہ صاحب وارثی آپ کا وطن بازید پور
سیوان میں تھا عرصہ سے کچھ پتہ نہیں معلوم۔

میاں احمد شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن فتحپور
تھا آپ کا بھی تفصیلی حال نہیں معلوم ہو سکا۔

میاں آباد شاہ صاحب وارثی۔ آپ ایک معمر بزرگ
ہیں اور آپ کا قیام شاہجہان پور میں رہتا ہے۔

میاں محمد شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن ممالک متوسط

دموہ مین تھا سیر و سیاحت مین وصال فرما گئے۔

میان خزان شاہ صاحب وارثی رح آپ نابینا تھے
قنوج مین قیام تھا وصال فرما گئے۔

میان بانکے شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن پنجاب
مین تھا آپ اکبرآباد مین وصال فرما گئے۔

حاجی سید غفور شاہ صاحب حسامی وارثی رح آپ کا وطن
گیا مین تھا آپ نوعمری مین احرام پوش ہوئے اور آپ سے
مغرز تعلیمیافتہ طبقے مین توسیع سلسلہ ہوئی۔ آپ باوجود
کم سنی فیوضات وارثیہ سے کامل مستفیض تھے آپ کا وصال
ہوگیا۔

میان مسیح اللہ شاہ صاحب وارثی آپ ایک مجاہد کش

و متوکل فقیر ہیں صحرائے بلرام پور میں قیام ہے۔

میاں حق اللہ شاہ صاحب وارثی رح آپ ایک
نامی گرامی فقیر تھے جو اتلاپور میں آپ کی خانقاہ ہے آپ سے
سلسلہ وارثیہ کی توسیع اعلیٰ پیمانہ پر ہوئی اور آپ کے وصال
کے بعد اب آپ کے مسترشدین سے سلسلہ بیعت جاری ہے

میاں یسین شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن قصبہ
شکوہ آباد تھا اٹاوہ میں آپ نے وصال فرمایا۔

میاں الٰہی شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن گونڈہ
میں تھا [illegible] ہوا کہ وصال فرما گئے۔

میاں شفیع شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن شکوہ آباد
تھا وصال فرما گئے

میاں صراط المستقیم شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن
ملک عرب میں تھا ہندوستان آکر احرام پوش ہوئے اور الطاف
وارثیہ نے آپ کو مجسم صراط المستقیم بنا دیا مدت ہوئی وصال فرما گئے

میاں بغدادی شاہ صاحب وارثی رح آپ بھی عرب
سے یہاں آکر احرام پوش ہوئے افضال وارثیہ نے دولت
معرفت سے آپ کو مالا مال کر دیا آپ کا بھی وصال ہو گیا۔

میاں صفی شاہ صاحب وارثی رح آپ خاندان
چودھریان صفی پور شریف سے تھے آپ کا وصال ہو گیا۔

میاں خاک شاہ صاحب رح وارثی آپ کو سرکار سے
لطف احرام عطا ہوا تھا وصال فرما گئے۔

میاں گجرات شاہ صاحب وارثی رح آپ کو بھی لطف

احرام حرمت ہوا تھا آپ ضلع فرخ آباد کے باشندے تھے وصال ہو گیا۔

میاں عبد الرزاق شاہ صاحب خاموش وارثی رح

آپ ضلع بارہ بنکی کے باشندے تھے آپ کو سرکار نے خاموش کر دیا تھا اور اسی خاموشی کے عالم میں رہی تاکہ بقا ہوئے آپ کا مزار موضع بارہ ضلع پٹنہ میں ہے۔

حافظ پیارے شاہ صاحب وارثی آپ کا وطن بڑا گاؤں ہے آپ کو مجازی سرکار نے صاحب حقیقت بنایا ہے آپ کے حالات اظہر من الشمس ہیں آپ کی کیفیت جاذبہ غالب ہے ہمیشہ آپ عرس شریف میں چادر مزار اپنا آبائی لباس پہنکر پیش کرتے ہیں صاحب تصرف اور صاحب سلسلہ بزرگ ہیں

دیوا شریف میں قیام ہے اور اکثر سیر و سیاحت بھی فرماتے ہیں

ظہور شاہ صاحب وارثی رح رحیم آباد میں وصال فرمایا

میاں بھیکا شاہ صاحب وارثی رح آپ کا قیام [illegible]
میں رہتا تھا آپ مجذوب صاحب التصرف فقیر تھے۔

میاں عزیز شاہ صاحب وارثی رح عرصہ ہوا کہ آپ کا
قیام قصبہ ڈبائی میں رہتا تھا آپ صاحب سلسلہ بزرگ
تھے وصال ہو گیا۔

میاں کلن شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن نواح
شکوہ آباد میں تھا وصال ہو گیا۔

قاضی عبد الحی شاہ صاحب وارثی رح آپ صاحب
جذب فقیر تھے مکہ معظمہ میں صاحب خدمت و صاحب تصرف

گذرے ہیں۔

میاں بہادر شاہ صاحب وارثیؒ رح آپ کو مدینہ منورہ میں حضور نے متعین فرمایا تھا آپ بھی بڑے صاحب کمال بزرگ تھے

میاں رنگین شاہ صاحب وارثیؒ رح آپ پنجابی تھے۔ سرکار سے نصف تہمد اور لنگوٹ مرحمت ہوا تھا۔

میاں حبیب شاہ صاحبؒ وارثیؒ۔ آپ ایک معمر بزرگ تھے آپ کو نصف تہمد مرحمت ہوا تھا آپ خاموش رہتے تھے اجمیر شریف میں وصال فرما گئے۔

آزاد شاہ صاحب وارثیؒ رح آپ کا مزار کانپور میں ہے

دائم شاہ صاحب وارثیؒ رح آپ کا مزار شہادت گنج میں ہے۔

معصوم شاہ صاحب وارثی آپ کا قیام رحیم شاہ صاحب کی کوٹی پر ہے وہین متوکلانہ زندگی بسر فرماتے ہین۔

کھریا شاہ صاحب وارثی رح آپ سیاح تھے اور ہنگام سیاحت ہی کسی مقام پر وصال فرما گئے۔

بنو شاہ صاحب وارثی رح آپ کا مزار خیر گڈھ مین ہے۔

چھپو شاہ صاحب پنجابی وارثی رح آپ بحکم سرکار خاموش رہتے تھے فیروز پور مین آپ کا مزار ہے۔

احمد شاہ صاحب وارثی رح پاک پٹن شریف مین آپ کا وصال ہوا ہے۔

مولانا عزیز شاہ صاحب وارثی رح آپ مجذوب تھے بانس بریلی مین وصال فرمایا۔

سکندر شاہ صاحب وارثی رح رامپور میں آپ کا مزار ہے

کمال شاہ صاحب وارثی رح جوگی آپ کا مزار ترونڈکور

میں ہے۔

لبیان شاہ صاحب وارثی رح آپ قصبہ بھونگام ضلع میں پوری

کے باشندے تھے سرکار سے محبت بھی اپنے وطن ہی میں وصال فرمایا۔

ملامست شاہ صاحب وارثی رح آپ کا مزار بالکا رٹ

میں ہے ملک مالابار

معصوم شاہ صاحب وارثی رح آپ کا مزار سندولی

میں ہے۔

اطہر شاہ صاحب وارثی رح آپ کا مزار آگاسر میں ہے

یعقوب علی شاہ صاحب وارثی رح آپ کا مزار لکھنؤ میں ہے

محبت شاہ صاحب وارثی رح آپ کا بلرام پور میں وصال ہوا

محبوب شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن ملک بنگالہ

تھا عرصہ سے آپ کا حال معلوم نہیں۔

حُب علیشاہ صاحب وارثی رح آپ کا مزار کوہ دیگری پر ہے۔

پنڈلت منور شاہ صاحب وارثی رح آپ کا مزار رام نگر کوہ حیات قلندر رح پر ہے۔

عاشق علی شاہ بنگالی وارثی رح آپ کے مزار کا پتہ نہیں معلوم ہوا

احمد علی شاہ وارثی ستاریہ آپ کو علم موسیقی میں کمال حاصل تھا احرام پوشی کے بعد بغداد شریف کا حکم ہوا تھا۔

حاجی ولی محمد شاہ صاحب وارثی رح آپ کا مزار بالا دین میں ہے

مداری شاہ صاحب وارثیؒ رح آپ کا مزار گکڑی میں ہے

خیراتی شاہ صاحب وارثیؒ رح آپ سیاح فقیر تھے معلوم نہیں کہ کہاں وصال فرمایا۔

خدا بخش شاہ صاحب وارثیؒ رح آپ کا مزار کرسی شریف میں ہے۔

مسکین شاہ صاحب وارثیؒ رح آپ کا وطن حیدرآباد تھا آپ مجذوب و صاحب تصرفات بزرگ گذرے ہیں۔

حاجی احمدؐ شاہ صاحب وارثیؒ رح آپ کا وطن ملک چین تھا اور آپ سیاح فقیر تھے۔ مزار کیجائے نامعلوم۔

نور شاہ صاحب وارثیؒ رح آپ بزرگ کامل تھے آپ کا مزار دوبہٹی میں تھا۔

حیات شاہ صاحب وارثیؒ رح آپ ذاکر و شاغل درویش
تھے مزار آپ کا موّلینا میں ہے۔

نبی بخش شاہ صاحب وارثیؒ رح مزار آپ کا بھٹولی میں تھا
تحصیل تیتورہ ضلع گونڈہ میں ہے۔

خدا بخش صاحب وارثیؒ آپ کا مزار نگرام میں ہے۔

حرمتی شاہ صاحب وارثیؒ رح آپ کا مزار رسول پور میں ہے

علاء الدین شاہ صاحب وارثیؒ رح آپ نے رودولی شریف
میں وصال فرمایا۔

عبدالکریم شاہ صاحب وارثیؒ رح آپ مست و مدہوش
تھے مزار آپ کا اچھیما میں ہے۔

فولاد شاہ صاحب وارثیؒ رح آپ کا مزار سندیلہ میں ہے

شیر علی شاہ صاحب وارثی رح آپ نے لکھنؤ میں وصال فرمایا ہے۔

مست گلی شاہ صاحب وارثی رح آپ کا مزار حلیم نگر میں ہے

گمنام شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن ضلع رائے بریلی تھا۔

گمنام شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن فتحپور بسوان تھا

احمد شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن اللہ رکھا درمیان مکہ معظمہ و مدینہ منورہ واصل بحق ہوئے۔

غلام حسین شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وصال مرادآباد میں کسی مقام پر ہوا ہے۔

عبداللہ شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن و قیام مھونہ تھا

سرار پور مین مزار ہے۔

رنگیلے شاہ صاحب وارثی رح لکھنؤ مین وصال ہوا ہے

چاند شاہ صاحب وارثی رح گڈھی ہیلول مین وصال ہوا ہے

حاجی غریب شاہ صاحب وارثی رح کانپور وطن ہے

ورح و زیارت مدینہ طیبہ کی غرض سے بارہا ہندوستان سے عرب گئے ہین

پھول شاہ صاحب وارثی رح آپ کی قبر صحرائے

مرکنڈا مین ہے۔

حافظ جانو شاہ صاحب وارثی رح آپ کا مزار مراد آباد ضلع

بارہ بنکی مین ہے

روشن شاہ صاحب وارثی رح آپ کا مزار بلہکا مین ہے۔

باد اللہ شاہ صاحب وارثی رح آپ کا مزار بالو پور مین ہے

حاجی گھورے شاہ صاحب وارثی رح آپ کا مزار بمبئی میں ہے

گھورے شاہ صاحب وارثی رح آپ کا مزار کانپور میں ہے

محمود شاہ صاحب وارثی رح آپ کا مزار موہان میں ہے

میاں کرم شاہ صاحب وارثی رح آپ کا قیام مالیگاؤں

میں تھا۔ آپ ایک صاحب تصرف بزرگ تھے وصال ہوگیا

میاں مسیح الدین شاہ صاحب وارثی رح شیخوپور ضلع

بارہ بنکی آپ کا وطن تھا وصال ہوگیا۔ صاحب سلسلہ بزرگ تھے

میاں رزاق شاہ صاحب وارثی رح آپ قریب

بالسہ شریف کے باشندے تھے وصال فرما گئے۔

میاں سہنجی شاہ صاحب وارثی رح آپ کو سرکار کے

ہاں میں بھجن خوب یاد تھے وصال فرما گئے۔

میاں پھول شاہ صاحب وارثی۔ آپ نواح بارہ بنکی کے باشندے تھے ایک مدت سے لاپتہ ہیں۔

میاں نسیم شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن ملاواں ہے آپ ذاکر و شاغل درویش تھے وصال فرما گئے۔

میاں دل جیلشاہ صاحب وارثی رح بہلول وطن ہے عرصہ سے آہن پوش ہیں۔

میاں نواب شاہ صاحب وارثی رح سہالی آپ کا وطن ہے وصال فرما گئے۔

میاں پھول شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن قصبہ بستر کہ تھا وصال فرما گئے۔

میاں محمد شاہ صاحب وارثی رح وطن آپ کا جونپور تھا

مگر کلکتہ میں قیام فرماتے آپ کا سلسلہ بیعت وارشاد بہت وسیع ہے آپ کو نصف سمت سرکار سے عطا ہوا تھا وصال فرما گئے۔

میاں فقیر شاہ صاحب وارثی رح امیر بخش بہشتی آستانہ شریف کے والد تھے وصال ہو گیا۔ دیوا شریف ہی میں دفن ہوئے۔

میاں مدنی شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن مدینہ شریف میں تھا نہایت صاحب کیف عشاق میں سے تھے بعد احرام پوشی بہنگام سیاحت اکبرآباد میں وصال فرمایا آپ کا مزار گورستان سر گیلانی میں زیارت گاہ خلائق ہے

میاں شاہ صدرالدین صاحب وارثی رح آپ کا

وطن افغانستان تھا فیضان وارثی نے یہ کرشمہ دکھلایا کہ پہلے آپ کو صاحب جذب کیا اور پھر آپ کو شاہ ولایت گونڈا بنایا آپ کا مزار متصل گونڈہ کچہری ہے جہاں پر سالانہ عرس ہوتا ہے۔

میاں احمد شاہ صاحب وارثی رح آپ بجن بی بی کے شوہر تھے آپ کا مزار متصل مزار شاہ اویس رحہ ہے۔

میاں موسیٰ شاہ صاحب وارثی رح آپ کا مزار سندیلہ میں تھا جس روز سے احرام پوش ہوئے تا آخر وقت پھر نہیں اٹھے۔

میاں توکل شاہ صاحب وارثی رح آپ کا بھی وصال ہو گیا۔

میاں کھری شاہ صاحب وارثی رح نواح اندور میں

سیاحت فرماتے تھے وصال ہو گیا۔

میاں فقیر شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن خیبر تھا
بزمانہ علالت فقیر ہوئے اور بعد وصال صدمہ مفارقت
میں جان بحق تسلیم ہو گئے۔

میاں رسول شاہ صاحب وارثی رح آپ نانک صاحب
کے پنتھ کے ویدی سکھ تھے دو یوم قبل وصال آخری
فقیر ہوئے اور بعد وصال سرکار عالم پناہ یاد مدینہ میں
واصل بحق ہوئے۔

فقیر مدہم شاہ وارثی اٹاوی مصنف رسالہ تحفۂ شاہ

مصرعہ تاریخ خرقہ پوشی:- اے فقیر زیبا دوش
یکم شوال ۱۳۱۶ھ بروز عید الفطر بعد نماز صبح ۱۷ سال کی عمر میں

احرام عطا ہوا اور ہنگام احرام پوشی حضور نے سینۂ انور سے لگا کر
غایت شفقت سے جو دست عطا پاش پشت پر مارا تو اوس کا نشان
بائیں بازو پر اتنا پختہ نمایاں ہو گیا کہ اب تک وہ بدستور موجود ہے
جسے فقیر اپنے لئے تمغۂ سرفرازی و نشان کامرانی سمجھتا ہے

ہمیں بس است کہ داغ غلامیش دارم

فہرست حضرات احرام پوش وارثیہ

مستقیم شاہ صاحبہ وارثیہ رح آپ خاندان روسا فتحپور سے
تھیں عین شباب میں احرام پوش ہوئیں آپ صاحب کشف
وکرامات تھیں دربار وارثی میں آپ کا بڑا اعزاز تھا آپ کا مزار
قصبہ فتحپور میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ آپ کا سالانہ عرس

احمد شاہ صاحب وارثیہ۔ آپ کا وطن مشکمہ آباد ہے بھوپال

عنایت ہیں۔

نیاز اللہ والی شاہ صاحب وارثیہ اجمیری۔ آپ بھی حضور کی
خرقہ پوش تھیں آپ کی صاحب تصرف ہونیکی عام شہرت ہے
آپ کا مزار شریف غریب نواز میں ضیا بخش دیدۂ طالبین ہے۔
پانچی شاہ صاحب وارثیہ۔ آپ کا وطن فرخ آباد تھا۔ آپ آخر
عمر میں نہایت بافیض مجذوبہ گذری ہیں لکھنو میں آپ کا مزار ہے
تنی بی بی شاہ صاحب وارثیہ۔ آپ خاندان خواجگان
اعظم گڈھ کی باپردہ نامور خاتون ہیں۔ اوائل عمری سے سرکار
کی محبت میں قضیب ہوئیں اور ہمہ وقت خیال مرشد
میں محو و مستغرق رہتی ہیں اللہ تا دیر زندہ و سلامت رکھے۔

Scanned with CamScanner

احمد شاہ صاحبہ وارثیہ رح آپ کا وطن ایٹہ میں تھا اور وہیں
رحلت فرمائی۔

حجن گمنام شاہ صاحبہ وارثیہ رح آپ ماسٹر شمس الدین صاحب
کی منکوحہ اور سرکار کی احرام پوش ہیں اپنے وطن گونڈہ میں درگاہ
شاہ صدر الدین رح پر قیام ہے

گلزار شاہ صاحبہ وارثیہ آپ کا نانپارہ میں قیام ہے۔

احمد شاہ صاحبہ وارثیہ۔ آپ کا کانپور میں قیام تھا آپ دائمی
روزہ دار تھیں رحلت فرما گئیں۔

احمد شاہ صاحبہ وارثیہ رح آپ نواح بارہ بنکی میں مقیم تھیں
اور وہیں رحلت ہوئی۔

حجن نگر خطے دل شاہ صاحبہ وارثیہ رح محمد آباد میں آپ کا

قیام تھا اور وہین رحلت فرمائی۔

اللہ والی شاہ صاحبہ وارثیہ رح۔ سہارنپور مین قیام تھا وہین رحلت فرمائی۔

صادق شاہ صاحبہ وارثیہ رح گونڈہ مین درگاہ شاہ صدر الدین صاحب رح پر قیام تھا وہین رحلت فرمائی۔

سیدانی احمد شاہ صاحبہ وارثیہ رح آپ سید عبداللہ شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ ہین اور سرکار کی فقیر ہین

حجن محمود شاہ صاحبہ وارثیہ۔ آپ سمیا مین بقید حیات ہین۔

مقبول شاہ صاحبہ وارثیہ۔ آپ کا وطن دیوا شریف ہے اور وہین مقیم ہین۔

رحیم شاہ صاحبہ وارثیہ آپ کا کچھ حال نہیں معلوم ہو سکا۔

بدھنا شاہ صاحبہ وارثیہ آپ مجذوب دسیف زبان تھیں۔ سرکار کی فقیر بھی تھیں اور شرف خدمت گذاری بھی حاصل تھا سیاحت عرب میں رحلت فرمائی۔

جگن بی بی وارثیہ رح آپ تیس سال سے زیادہ محلہ سرکار ایک مقام پر بیٹھی رہیں بعدہ بہنگام سیاحت علی گڈھ میں وصال فرمایا۔

سکینہ شاہ صاحبہ وارثیہ رح آپ گلاب شاہ صاحب کی دختر تھیں اور سرکار کی فقیر اکبر آباد میں آپ نے رحلت فرمائی۔ مزار آپ کا قبرستان بجکوئیاں پر زیارتگاہ خلائق ہے

نصیبن شاہ صاحبہ وارثیہ آپنے ہمیشہ ہمیشہ تیسرے روز
غذا تناول فرمائی اور اسی ریاضت میں رحلت فرمائی۔

فہرست فقرائے سدا سہاگ

جو حضور کے حلقہ بگوش ہیں

یار شاہ صاحب وارثی سدا سہاگ۔ سیاح تھے
عرصہ سے پتہ نہیں۔

طالب شاہ صاحب وارثی سدا سہاگ سیاح تھے
معلوم نہیں زندہ ہیں یا پردہ فرمایا۔

جواہر شاہ صاحب وارثی سدا سہاگ۔ سیاح تھے
سیاحی میں وصال فرمایا۔

جہانگیر شاہ صاحب وارثی سدا سہاگ مقیم سہالی مجذوب سالک سیف زبان تھے انکا وصال ہو گیا۔

رحیم علی شاہ صاحب وارثی سدا سہاگ ملیح آباد میں وصال فرما گئے۔

مسکین شاہ صاحب وارثی سدا سہاگ مست

واللہ اعلم کہاں ہیں انکی بابت سے پتہ نہیں ہے۔

مندرجہ ذیل اسماء مستند اکابرین سلسلہ کی تحقیق و مشاہدہ کی اکتبا سے درج کیے جاتے ہیں

فہرست فقرائے احقر

میاں عبداللہ شاہ صاحب وارثی مقیم مسجد زوالفقار علی

مرحوم دیوا شریف۔

سید زین العابدین صاحب حنفی وارثی رح
مقیم مسجد دیوا شریف۔

جعفر حسن صاحب حنفی۔ دیوا شریف مقیم بجای لامعلوم

کلو شاہ صاحب مقیم آستانہ شریف قدیم دیوا شریف

نیلم شاہ صاحب۔ مقیم لکھنؤ۔

اصل یہ ہے کہ گروہ وارثی ایک ایسا نیستان نامتناہی اور
میدان غیر محدود ہے کہ جہاں یہ پتہ چلنا قطعی ناممکن و محال ہے
کہ اس جنگل میں کس قسم کے ذخائر و خزانے محفوظ ہیں
جہاں دیکھئے آپ کے دیوانوں کے ٹولیاں موجود ہیں اور جدھر
دیکھیے فیوض یافتگان وارثیہ کی ایک حیرت انگیز دنیا آباد ہے

نغمۂ روحانی

قدسیوں میں ہے شمارِ خادمانِ وارثی
رشکِ فردوسِ بریں ہے آستانِ وارثی

دل کو دزدیدہ لیے چل اور طرف اے صبا
جس جگہ ہو خاکپائے عاشقانِ وارثی

عالمِ میثاق میں پی تھی شرابِ معرفت
ہوش میں اب تک نہیں ہیں میکشانِ وارثی

عرصۂ محشر میں بھی ہم کو نہیں خوفِ حساب
پھر رہے ہیں جھومتے دیوانگانِ وارثی

دین و ملت سے جدا ہیں ان کے آئین و طریق
یعنی دنیائے محبت ہے جہانِ وارثی

پنجتن کے نام کا طغرا ہے خطِ نور میں
دور سے چمکے گا محشر میں نشانِ وارثی

پھر تو بے دام منزلِ مقصود تک پہنچیں گے ہم
بن گئے جب ٹیکے گردِ کاروانِ وارثی

مہاجرین دیوا شریف

یہ وہ حضرات ہیں جو تارکِ وطن ہو کر دیوی شریف میں آباد ہو گئے

مہاجر گل شاہ صاحب مرحوم جونپوری۔ مہاجر شاہ شاکر صاحب

اٹاوی۔ مہاجر مولوی فضل الرحمن صاحب مرحوم بانکی پوری۔

نواب امداد شاہ صاحب مرحوم لکھنوی مہاجر۔ حافظ احمد شاہ

صاحب مرحوم اکبرآبادی۔ مہاجر حافظ پیاری شاہ صاحب

بڑاگاؤں۔ مہاجر مسز ہامسن افریقی مرحومہ۔ جناب منشی امانت اللہ

خان صاحب پنشنر کوتوال مہاجر مرزاپوری۔ پنڈت دیندار

شاہ صاحب مہاجر اندوروی۔ صوفی پیارے شاہ صاحب

مہاجر سید مجروق شاہ صاحب مہاجر بانکی پوری۔ مہاجر

حاجی فیضو شاہ صاحب خادم خاص کبراوی - مہاجر حاجی
نعمت اللہ شاہ صاحب مہاجر ملاوَن - بسم اللہ شاہ صاحب
مہاجر فرخ آبادی - خاکسار شاہ صاحب مہاجر رائے پوری

قصۂ گویان دربارہ وارثی

تراب علی شاہ صاحب مرحوم بھٹولی - حاجی قاضی
بخشش علی صاحب مرحوم زمیندار گدیہ -

مشتے ذیل اسماء اُن حضرات کے ہیں کہ قبل وصال
جن کی بابت دو ماہ مہمانان آستانہ نے وفات

کی دعوت کا اہتمام ہوتا تھا

راجہ دوست محمد خان صاحب وارثی مرحوم ریاست مہونہ

راجہ اودت نرائن سنگھ صاحب وارثی ریاست رام نگر

راجہ محمد شیر خان صاحب وارثی ریاست رائے پور

چودھری لطافت حسین صاحب مرحوم وارثی تعلقدار رامدانہ - بادشاہ حسین خان صاحب وارثی تعلقدار کیرا - حاجی عباس حسین خان صاحب وارثی تعلقدار بابو پور

فہرست شعرائے دربار وارثی

مولانا شائق وارثی دریاآبادی - خنجگی وارثی بڑا گاؤں -

مولانا تحیر وارثی گیاوی - مولانا عقیل وارثی لکھنوی - مرزا
شیدا وارثی لکھنوی - مولانا بشیر وارثی نگپوری - مولانا
فضیحت وارثی بازید پوری - مولانا لطافت وارثی
شیخپوری - حافظ پیادی وارثی بڑاگاؤں - حافظ
احمد نیمان وارثی اکبرآبادی - لسان الہند حضرت
ریاض وارثی خیرآبادی - حکیم کوثر وارثی خیرآبادی
افتخار الشعراء - مضطر خیرآبادی - حکیم توصیم
وارثی ایڈیٹر مشرق گورکھپوری - حکیم [illegible] وارثی نسبوانی -
مولانا اکبر وارثی میرٹھی - قتیل اکبرآبادی - مولانا
سیماب وارثی اکبرآبادی - فروغ وارثی شاہجہانپوری
مجیب وارثی سترکھی - نعیم وارثی لالہ پوری دیوی -

حیران وارثی رام پوری۔ نور وارثی علاء الدین۔ مولانا اسحٰق
وارثی اٹاوی۔ مضطر وارثی اٹاوی۔ نادم وارثی دیوی۔
تراب وارثی بہٹولوی۔ نواب وارثی گدیاوی۔ امین وارثی
احمد پوری۔ گدا وارثی علی گڑھی۔ شاکر وارثی اٹاوی
شاہ ابوالحسن وارثی اٹاوی۔ مولانا اصغر وارثی شاہجہانپوری
اجمل وارثی بابوپوری۔ افسون وارثی ٹکیت گنجی۔ مجبور
وارثی دیوی۔ روشن شاہجہان پوری۔ حکیم منعم وارثی
فتحپوری۔ غنی گیاوی۔ فقیر ... وارثی اٹاوی مصنف رسالہ

فہرست پرچگان دربار وارثی

سبحنی۔ پیر بخش۔ حاجی مخدوم۔ مجاہد
قیصر۔ امیر۔ بچو۔ بہشتی
نبی بخش۔ محمد علی خوشبو ساز

اوسیری۔ سالی
دو برے۔ ڈھولی
بختاور۔ بدلو۔ خاکروب

ف ہر پرچہ کی قدامت کا حال اوسکے نمبر سے ظاہر ہوگا۔

قوالانِ حجرہ کی سرکاری

میاں حیدر بخش مرحوم میر قوالان دربار وارثی دیوا شریف۔
میاں عبد اللہ مرحوم بڑا گاؤں۔ میاں خادم علی مرحوم بسترکہ
میاں صمد مرحوم گدیہ۔ ان لوگوں کے بعد سے انکی
آل و اولاد جملہ حقوق میراث آستانہ شریف سے مستفید و
مستفیض ہو رہی ہے۔

تبرکاتِ عظیم و آثارِ قدیمہ

غلاف کعبہ شریف۔ غلاف زریں روضہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ
سنگ روضہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بالینِ مزار مبارک

ایک طاق مین نصب ہے۔

درخت پاکھر جسکے سایہ مین سرکار عالم پناہ نے استراحت
فرمائی ہے اور جواب گوشۂ شمالی پر بالین مزار مبارک سرسبز
شاداب ہے۔

چاہ۔ متصل زینہ شرقی قدیم دولت سرا کے دروازہ پر تہا
اور جس کا پانی سرکار نے نوش فرمایا ہے۔

ہر سہ دروازہا کے چوبی جو ایوان عالی مین نصب تہے
اور اب امام باڑہ مین لگا دیئے گئے ہین۔

پھاٹک باب عالی ذخیرہ اسباب تعمیر مین محفوظ ہے
پالکی سواری سرکار عالم پناہ۔ تسمہ مبارک۔ حضور پرنور
دندان مبارک حضور پرنور احرام شریف و فرودگاہ عالی

سرکار عالم پناہ نور اللہ ضریحہ

صاحبان دیوہ شریف و نیز بیرون جات میں غلامان وارثی کے پاس اکثر و بیشتر تبرکات محفوظ ہیں۔

نعت شریف

دل اڑا لئے جاتی ہے ہوا دیوے کی ملتی جلتی ہے مدینے سے فضا دیوے کی

برہمن کاشی پہ صدقے ہیں تو کعبہ پہ شیوخ اور ہم خیر مناتے ہیں سدا دیوے کی

ہر ذرہ کو پابوسی وارث ہو نصیب خاک بھی مجھکو بنائے تو خدا دیوے کی

حشر تک ہوش میں آنا نہیں ممکن انکا پی چکے ہیں جو مئے ہوش ربا دیوے کی

نکہت گیسوئے وارث ہیں بسی ہے ہمدم

بوئے عرفاں سے معطر ہے صبا دیوے کی

ہندوستان مین جس قدر اہل اللہ کی خانقاہین
اور مقابر عالیشان اب تک تعمیر ہوئے ہین اون مین
عام طور پر شاہان وقت اور صاحبان تمول و اقتدار کی
امداد و کوشش نے کام کیا ہے مگر آستانہ وارثی ہی
ایک ایسا آستانہ ہے جو باوجود اسدرجہ طویل و عریض
پختہ و انتہای خوبصورت ہونیکے صرف غلامان وارثیہ کی
ہمت و سعی کا قابل فخر نمونہ ہے۔ سرکار وارثی سے اگن
افراد کو خدا خاص رحمت ہو اور فضل الٰہی ہر حال مین اونکے
شامل رہے جن کی جان توڑ کوششون نے روضۂ اقدس
کی تکمیل ہماری آنکھون کو دکھلا سے حق یہ ہے کہ جیسے
صاحب آستانہ کی شان تمام عالم سے نرالی تہی اسیطرح

استانہ شریف بھی اپنا نظیر آپ ہے۔

تعمیر روضۂ اقدس میں جن خوش نصیبوں نے نمایاں

حصہ لیا ہے اُنکی اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں

۱
حاجی شیخ عنایت اللہ صاحب وارثی رح تعلقہ دار سید نپور
و نائب ریاست محمود آباد منتظم تعمیر

۲
حاجی مولوی فخرالدین صاحب رئیس اعظم تعلقہ دار دیوا شریف

خزانچی

۳
مولوی شیخ محمود احمد صاحب وارثی منیجر آستانہ شریف
سجادہ نشین حضرت شاہ ولایت دیوہ شریف نگران تعمیر

۴
حاجی قاضی بخشش علی صاحب وارثی قصبہ گوسہ کاری

رئیس گدیہ - نگران تعمیر

شیخ ممتاز علی صاحب وارثی رئیس دیوہ شریف

محرر تعمیر

منشی بشارت علی صاحب وارثی متوطن دیوہ شریف

محرر تعمیر

تعمیر کنندگان روضہ اقدس

۱ محمد بخش محمود آبادی - ۲ مقصود علی محمود آبادی - ۳ حاجی فتح محمد

سرگروہ معماران   مستری   معمار

محمود آبادی - ۴ کلو محمد مرحوم محمود آبادی ۵ وزیر علی محمود آبادی

معمار   معمار

Scanned with CamScanner

۶ فرزند علی محمود آبادی - ۷ ضامن علی محمود آبادی - ۸ خدائی محمود آبادی

معمار معمار معمار

۹ رحیم بخش محمود آبادی - ۱۰ کریم بخش محمود آبادی - ۱۱ عبدالغفور دیوی

معمار معمار معمار

۱۲ مصاحب علی دیوی - ۱۳ عابد علی دیوی - ۱۴ امیر خان محمود آبادی

معمار معمار معمار

جمن خان صدرپوری - احمد خان محمود آبادی - غنی محمود آبادی

معمار معمار معمار

شبراتی محمود آبادی - نبی بخش محمود آبادی - خدا بخش خورد محمود آبادی

معمار معمار معمار

خدا بخش خان محمود آبادی - ولی محمد محمود آبادی - قدرت علی محمود آبادی

معمار معمار معمار

بقریدی محمود آبادی - گھورو کلاں محمود آبادی - گھورو خورد محمود آبادی

معمار معمار معمار

فضل محمد محمود آبادی - رونق محمود آبادی - لال محمد لکھنوی

معمار معمار معمار

چنی لال نواب گنجی - کرم علی محمود آبادی - شکور محمود آبادی گمیٹے

معمار معمار معمار معمار

خدابخش - کلو خورد - دلداری - چھیدی - روشن خان - جعفور

معمار معمار معمار معمار معمار معمار

مکا عبدالرحیم - مجیبہ - شبراتی دلوی - خدابخش کالیا محمود آبادی

معمار معمار معمار معمار معمار

حبیب بخش دلوے شریف سقہ

نقاشان جی لهوری

گوبند جی - لچهمی نرائن - سورج سہائے - مادهو جی - باور جی باد ل جی -

سنگتراشان

نواب خان سنگتراش اکبرآبادی مع شاگردان - حاجی شیخ ناتهو سنگتراش مکرانوی مع شاگردان -

احمد علی سنگتراش محمود آبادی -

کاریگران آہن

باونو سنیل لکهنوی - لالتا مستری لکهنوی -

قطعۂ تاریخ تکملۂ تعمیر آستانۂ اشرف العالمین

۱۳۳۰ھ

للہ الحمد ہر آن چیز کہ میخواست دلم	دیدم از چشم با فضال خدای اکرم
سالِ تکمیل ضریحِ شہ وارث بیدم	روضۂ اقدس محبوب الٰہی گفتم

۱۳۳۰ھ

سلامِ شوق

سلام ای شمع بزم مصطفائی	سلام اے نور چشم مرتضائی
سلام ای روح زہرا جان حسنین	سلام اے زینت گلزار کونین
سلام ای کشتیٔ دل کے نگہبان	سلام اے بے سر و سامان کی ساماں
سلام ای گنج اسرار معانی	سلام ای شرح رمز من رآنی
سلام ای گلبن باغ تمنا	فروغ مجلس داغ تمنا

سلام اے خسروِ اقلیمِ عرفان — شہ وارث علی محبوبِ سبحان

بہارِ گلشنِ کونین تسلیم — چراغِ خانۂ سبطین تسلیم

شبیہِ مرتضیٰ شانِ پیمبر — امیرِ لشکرِ میدانِ محشر

تمہارے روضۂ انور کو مجرے — درِ اقدس کو صبح و شام سجدے

مری آنکھیں تصدق جالیوں پر — نثارِ گنبدِ اطہر مرا سر

کلس پر روضہ کے قربان جاؤں — میں مہر و ماہ کو صدقہ [illegible] چڑھاؤں

میں اس ارضِ مقدس پر بچھ جاؤں — کہ آسودہ ہے جس میں تو مری جان

دلِ مہجور لائے تاب کب تک — یہ آخر نیند کب تک خواب [illegible] کب تک

میں صدقے بیٹھی نیندیں سونے والے — ذرا رخسار سے چادر ہٹا لے

اٹھو اے سروِ خراماں جانِ بیدم

بہارِ گلشنِ ایمان بیدم

اسی خاکِ آستاں میں کسی دن فنا بھی ہوگا

کہ بنا ہوا ہے بیدم اسی خاکِ آستاں سے

آستانہ وارثی کی عالیشان رفعت مکان کا تعارف

تو بے ضرورت ہے کیونکہ اس وضع پیشوا تو سارے عالم کا

مرجع خاص وعام ہونے کے باعث آفتاب سے زیادہ روشن ہے

اور یہ حقیقت بھی محتاج بیان نہیں کہ آج تک یہاں سے کوئی

سائل بھی مایوس و محروم اور کوئی طالب ناکام و نامراد نہیں پھرا۔ بانی بیان کے مقامی و انتظامی حالات کا ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ بعد وصال سرکار عالم پناہ بروز سیوم بموجودگی حاضرین کثیر التعداد یہ اعلان کر دیا گیا تھا کہ حضور کے فرمان واجب الاذعان کے موافق آپ کا کوئی خلیفہ یا جانشین نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ جناب سید محمد ابراہیم صاحب منتظم آستانہ شریف تجویز ہوئے اور یہ طے پایا کہ جو نظم حضور امام الاولیا نور اللہ ضریحہ کے زمانہ میں تھا وہی بدستور قایم رہیگا۔ اس تجویز کو سید صاحب نے بھی بہ تمک تسلیم کیا کہ کارروائی مذکور حسب اتفاق رائے سید صاحب موصوف اخبار دبدبۂ سکندری رامپور میں شایع کرادی گئی۔

Scanned with CamScanner

کچھ عرصہ تک اوسپر عملدرآمد بھی رہا لیکن یہ انتظام راس نہ آیا اور بعض حضرات نے خودغرضانہ کارروائیاں شروع کردیں اور وہ رویہ اختیار کیا کہ جس سے غلامان وارثی کے دلوں کو سخت صدمہ پہنچے۔ آخر انہوں نے اصلاح کی کوششیں شروع کیں اور یہاں تک کہ سید صاحب نے اونکی رائے سے اتفاق کیا اور یہ وعدہ فرمایا کہ بعد واپسی سفر کلیر شریف کے جہاں ممدوح بغرض شرکت عرس شریف تشریف لے جارہے تھے) وہ خود ایک دستور العمل بمشورہ غلامان وارثی رجسٹری کرادینگے۔ لیکن ممدوح کی زندگی نے وفا نہ کی اور وہ اس مبارک ارادہ کو پورا نہ کرسکے۔ انکے بعد آستانہ شریف پر الیسی طوائف الملوکی رونکار ہوئی کہ جسکا اعادہ کرنے میں ایک

کو نہ قلب کو تکلیف اور طبیعت کو کراہت ہوتی ہے۔ مجبوراً عدالت
تک نوبت پہونچی اور درگاہ وارثی الیسوسی ایشن کے ممبران نے
ہر طور پر کوشش کر کے بصرف زرِ کثیر مقدمہ دائر کیا جس مین
اُن حضرات نے جو اس خرابی کے باعث و بانی تھے بڑی بڑی
طبع آزمائیان فرمائین لیکن بمصداق آیہ کریمہ جاء الحق و
زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ اللہ پاک کے
فضل اور صاحب آستانہ کے کرم سے الیسوسی ایشن کامیاب
ہوا اور عدالت نے یہ تجویز فرمایا کہ جناب حاجی صاحب قبلہ
کا کوئی سجادہ نشین نہ تھا نہ آیندہ ہوسکتا ہے۔ اسی ضمن مین
آستانہ شریف معہ اوس کے متعلقات کے وقف عام قرار پایا
اور اوس کے انتظام کے واسطے ایک کمیٹی قایم کردی گئی

گونہ قلب کو تکلیف اور طبیعت کو کراہت ہوتی ہے۔ مجبوراً عدالت
تک نوبت پہونچی اور درگاہ وارثی الیسوسی ایشن کے ممبران نے
ہر طور پر کوشش کر کے بصرف زر کثیر مقدمہ دائر کیا جس میں
اُن حضرات نے جو اس خرابی کے باعث وبانی تھے بڑی بڑی
طمع آزمائیاں فرمائیں لیکن بمصداق آیہ کریمہ جَاءَ الْحَقُّ وَ
زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ اللہ پاک کے
فضل اور صاحب آستانہ کے کرم سے الیسوسی ایشن کامیاب
ہوا اور عدالت نے یہ تجویز فرمایا کہ جناب حاجی صاحب قبلہ
کا کوئی سجادہ نشین نہ تھا نہ آیندہ ہو سکتا ہے۔ اسی ضمن میں
آستانہ شریف معہ اوس کے متعلقات کے وقف عام قرار پایا
اور اوس کے انتظام کے واسطے ایک کمیٹی قایم کردی گئی

جس میں اول دس ممبر مقرر ہوئے اور بعد کو حسب درخواست
وارثی ایسوسی ایشن چار ممبروں کا اور اضافہ منظور ہوا۔
اس طور پر اب کل تعداد ممبران کی چودہ پر محدود ہے ان میں
سے ایک پریسیڈنٹ اور ایک سیکرٹری ہے علاوہ ان ممبران
کے ایک مینیجنگ بھی ہے۔ جو زیر نگرانی ٹرسٹ کمیٹی جملہ نظم و نسق
آستانہ شریف کا عامل ہے۔ آستانہ شریف کے متعلق ایک
مسجد عالیشان صحن چاہ پختہ اور ایک خانقاہ یعنی وہ مکان
جو جناب ٹھاکر پنچم سنگھ صاحب وارثی رئیس ہلاؤلی
نے حضور کی زندگی میں نذر کیا تھا اور ایک مدرسہ ہے جس میں تعلیم
علوم دینیات ہوتی ہے اور جس کے مصارف کے لئے
جناب بی بی عائشہ صاحبہ وارثیہ رئیسہ گیاوی نے ایک

معقول وقف کیا ہے۔

تفصیل حالات مقدمہ وقیام درگاہ وارثی ایسوسی ایشن کے متعلق علیحدہ علیحدہ تحریرات موجود ہیں اور شایع بھی ہو چکی ہیں۔ اس لیے اس موقع پر انکا اعادہ ضروری نہیں ہے جو صاحب چاہیں دفتر درگاہ وارثی سے طلب فرما کر ملاحظہ فرمالیں۔

آستانہ اقدس کے متعلق ایک لنگر خانہ ہے جس میں زائرین روضۂ اقدس کو کھانا باقاعدہ دیا جاتا ہے اور اُسکا تمام و کمال نظم متعلق ٹرسٹ ٹھاکر پنجم سنگھ صاحب وارثی کے ہے۔

مدرسہ کا نظم خود بی بی عائشہ صاحبہ وارثیہ وائتہ کیطرف سے

زیر اہتمام منیجر صاحب ٹرسٹ ہوتا ہے۔

ٹرسٹ کمیٹی کی تحویل میں بجز ایک وقف کے جو مولوی سید غنی حیدر صاحب وارثی وکیل و رئیس گیا نے کیا ہے۔ اور کوئی وقف نہیں ہے۔ حال میں ٹرسٹ کمیٹی نے ایک وقف جو احمدی بیگم وارثیہ مرحومہ اہلیہ مولوی فضل حسین صاحب صدیقی الوارثی اٹاوی مرحوم مصنف مشکوٰۃ حقانیت نے کیا تھا بذریعہ عدالت اور حاصل کیا ہے تقریبًا دو سال سے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وارثی مرحوم رئیس بلیجی کے وقف کا روپیہ بھی وصول ہونا شروع ہوا ہے۔

آستانہ شریف کے متعلق ایک ٹرسٹ کمیٹی ایک ایسوسی ایشن۔ ایک حلقہ فقرائے وارثی ہے۔ ٹرسٹ کمیٹی

کا کام آستانہ شریف اور اوسکے متعلقات کو اچھی طرح رکھنا
اور ایسی ترقی اس میں کرنا جو بلحاظ سرمایہ ہو سکتی ہو نیز
نظم ضروریات وجملہ انتظامات کی نگہداشت ہے ایسوسی ایشن
کا فرض ٹرسٹ کمیٹی کو ہر قسم کی امداد دینا اور عندالضرورت روپیہ
فراہم کرنا ہے۔ ایسوسی ایشن کے ممبران کی تعداد تخمیناً پانچسو
کے ہے جس میں غربا سے لیکر بڑے بڑے اولوالعزم اور جانثار
شامل ہیں جو انتظامات وضروریات آستانہ شریف کو نہایت
دلچسپی کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ اور بہبودی آستانہ شریف انکا
خاص مقصد ہے۔ چنانچہ ایسوسی ایشن ہی اسوقت حجرجات
کی تعمیر اپنے اہتمام سے کرا رہا ہے۔ اور اوسی کے افرادنے
تعمیر آستانہ شریف اور دیوار حد بندی کی تکمیل کی ہے۔

ایسوسی ایشن کا دفتر متصل آستانہ شریف ہے اور اوسی مکان
مین کتب خانہ و ذخیرہ تبرکات بھی محفوظ ہے۔
حلقہ فقرائے وارثی کا یہ کام ہے کہ حتی الامکان فقرائے طریق
کی اصلاح مین کوشش کرے۔ اور جو لوگ خود خواستہ
فقیر اور خود ساختہ احرام پوش بن گئے ہین اونکو باقاعدہ داخل
سلسلہ عالیہ کرکے تعلیم و ترتیب خاندان وارثیہ سے لاعلم
نہ رہنے دین اور جو حضرات اس پردہ مین بندگان خدا کو
بہکانے اور اغوا کرنیکے باعث ہوں اونکو اس بدراہی سے
باز رہنے کی کوشش کرین اور خود توسیع سلسلہ عالیہ
وارثیہ کے متعلق کارروائی مناسب و ضروری عمل مین لاتا
رہے۔ اس حلقہ مین ایک صدر حلقہ ایک نائب صدر حلقہ

ایک ناظم ایک نائب ناظم ہے اور اس حلقہ کا جلسہ بھی زمانہ عرس شریف ماہ صفر میں ہوتا ہے جس میں سالانہ کارروائی پیش ہوکر منظور ہوتی ہے اور آئندہ کے واسطے حسب ضرورت دستور العمل مرتب ہوتا ہے اسی حلقہ کے ذریعہ سے فقرا و حلقہ ہیں سے آستانہ شریف کی خدمت کے لئے خدام تجویز ہوتے ہیں جو سال بھر اپنی اپنی باری سے خدمات آستانہ شریف انجام دیتے ہیں۔

ماہ چیت میں محض مختصر اسے حلقہ وارثی کے اہتمام و انصرام کی زیر نگرانی ٹرسٹ کمیٹی ایک عرس ہوتا ہے۔ زمانہ عرس شریف ماہ صفر و میلہ کاتک جو کارروائی آستانہ شریف پر ہوتی ہے اوسمیں صاحب آستانہ شریف کے مذاق کا پورا لحاظ

نذر کیا جاتا ہے۔ اور تقسیم تبرکات وغیرہ بھی اسی طور پر جاری

ہے جیسا کہ قبل وصال اس سرکار والا میں جاری تھا۔

قل ماہواری و نیز دیگر تقاریب آستانہ کی صراحت نقشہ

ذیل سے ہوگی۔
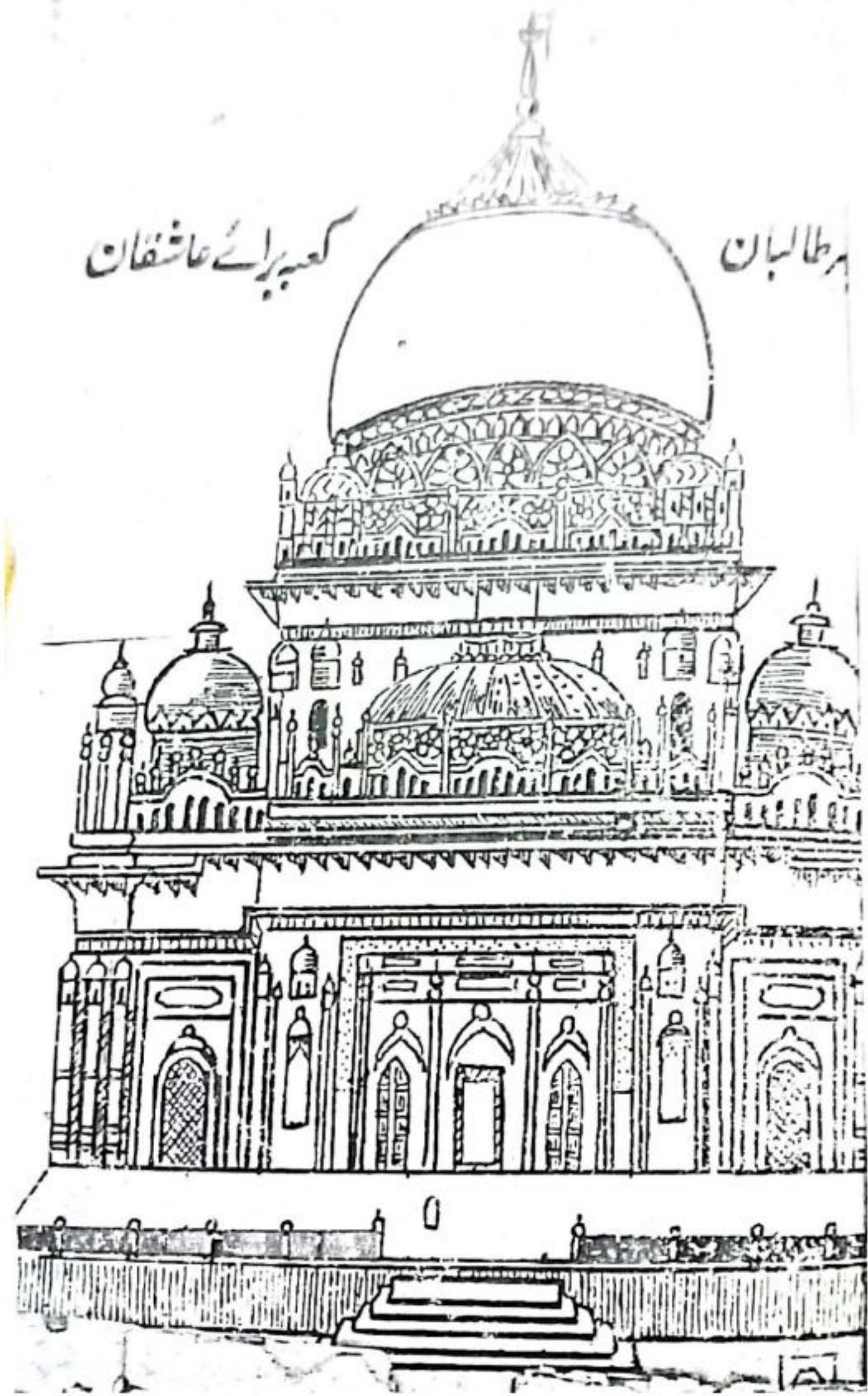
نقشہ تقاریب بالتمام آستانہ عالیہ

عربی مہینے کی ہر ۲۹ تاریخ کو محفل میلاد شریف اور بشرط رویت

ہلال بعد نماز عشاء منظر علی الصباح قل سرکار عالمپناہ کا

ہوتا ہے اور اسی ضمن میں ہر یکم کو مزار مبارک پر چلوں کے

ساتھ چادر پوشی کی جاتی ہے اور مابین عصر و مغرب بھی قل

ہوتا ہے۔

ماہ محرم از یکم تا دہم لنگر حلیم و فاتحہ شہدائے کربلا و از ہفتم تا دہم

سبیل و لنگر خانہ بیلاؤ و از نہم تا دہم مجالس عزا۔ ۲۷۔ محرم مراسم
آغاز عرس ماہ صفر میلاد شریف و مجالس سماع یکم صفر
المظفر ۱۳ بحکم ۱۵ استٹیٹ پرقل سرکار عالم پناہ۔ بعد نماز ظہر
جلوس صندل و چادر و غسل مزار مقدس۔ ۲۳۔ صفر قل غلامان
وارثی آخری چہارشنبہ میلاد شریف ۲۸ صفر ذکر شہادت
امام حسن علیہ السلام و مراسم چہلم شہدائے کربلا۔ تعزیہ۔ سبیل
مجلس از یکم تا دوازدہم ماہ ربیع الاول روزانہ بعد مغرب
محفل میلاد شریف۔ بارہویں ربیع الاول کو جلوس چادر
مزار مبارک اور روشنی و آتشبازی ۱۱۔ ربیع الثانی۔ محفل ذکر
غوث پاک و روشنی مزار ۶ رجب قل حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری
قدس سرہ ۱۴ شعبان فاتحہ بزرگان نسبی حضور امام الاولیاء پیران

سلاسل قادریہ رزاقیہ چشتیہ نظامیہ۔ بوقت شب آتشبازی
۳۔ رمضان بوقت شام ذکر رحلت حضرت خاتون جنت
رضی اللہ عنہا۔ اکیسوین ۲۱ شب رمضان شریف محفل و فاتحہ
حضرت مولا علی مشکلکشا کرم اللہ وجہہ ۲۶۔ رمضان۔ شبینہ
ختم قرآن مجید در مسجد آستانہ شریف۔ یکم شوال چادر قل و لنگر
سوئیان ۱۰۔ ذی الحجہ قربانی منجانب سرکار عالم پناہ دو چادر
و آتشبازی بسنت کا گڑوا قمری تاریخ یکم کو پیش ہوتا ہے۔
ماہ چیت سدی ۱۴ الغایۃ ۱۷ محافل سماع و آتشبازی۔ قل
و غسل مزار شریف۔ میلا کاتک ۲ بدی لغایۃ ۹ مراسم عرس شریف
و میلا۔ ہر سال محرم۔ جہلم مین سرکاری تعزیہ علم مجلس سبیل لنگر کا انتظام
شاہ سلطان احمد صاحب وارثی نہایت خوش عقیدگی سے کرتے ہین اور خدمت
مجاوری تعزیہ امام باڑہ شبرات علی محرر آستانہ شریف انجام دیتے ہین

طالبان
کعبہ برائے عاشقان

شجرۂ عالیہ سلسلہ نظامیہ چشتیہ وارثیہ

مشکلیں حل کر خداوندا مری بہر نبی — اور برای حضرت مشکل کشا مولا علی

اور حسن بصری و عبد الواحد و خواجہ فضیل — خواجہ ابراہیم ادہم اور حذیفہ مرعشی

اور امین الدین و خواجہ فیض بخش با صفا — خواجہ بو اسحاق ابی احمد فرسانہ ولی

خواجہ ناصر محمد ناصر الدین قطب دین — اور جناب خواجہ حاجی شریف زندنی

خواجہ عثمان ہارونی معین ہفان — مخزن سر الہی ہمنبع راز خفی

خواجۂ کل خواجگان والی ہندوستان — حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری

قطب دین بختیار کاکی رہنمای سالکان — اور فرید الدین لقب گنج شکر حق کے ولی

حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہ — حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی

اور کمال الدین سراج الدین علیم الدین شاہ — حضرت محمود راجن اور جمال الدین ولی

شیخ محمود حسن خواجہ محمد با کمال — خواجہ یحییٰ کلیم اللہ مست امّی

اور نظام الدین فخر الدین و قطب الدین شاہ — حضرت شاہ جمال الدین عباد و لہمی

حضرت شاہ بلند رامپوری چشتیہ — اور حضرت حاجی و رشید خادم علی

حضرت حاجی حافظ و سید وارث علی — آفتاب مشرقی و ماہتاب مغربی

از برائے خاطر کل انبیاء و اولیا

یا خدا بیدم کے بر لا سارے مقصود دلی

شجرۂ عالیہ سلسلۂ قادریہ رزاقیہ وارثیہ

یا الٰہی از پئے خاطر رسول ہاشمی — اور علی مرتضیٰ حضرت حسین ابن علی

حضرت عابد امام صد بزم اولیا — اور امام باقر و جعفر جوان ہاشمی

یا خدا بہر امام کاظم و موسیٰ رضا — خواجہ معروف کرخی پیر سقطی ولی

ہم جنید و شبلی عبد الواحد ہم بو الفرح — بو الحسن ہم بو سعید پیشوائے ہر ولی

مرشد کل پاکبازان رہبر راہ خدا — غوث اعظم قطب عالم دلبر مولا علی

عبد الرزاق ولی سید محمد پاکباز — سید احمد پاک سیرت در شہ سید علی

شاہ موسیٰ سید حسین و بو العباس شاہ — اور بہاء الدین ولی سید محمد قادری

حضرت شاہ جلال قادری روشن ضمیر — اور فرید بھکر ابراہیم شاہ ملتانوی

شاہ ابراہیم بھکر اور امان اللہ ولی — حق نما شاہ حسین و خاص شہ ابن علی

حضرت شاہ ہدایت اور شہ عبد الصمد — عبد الرزاق اور اسمٰعیل شاکر اللٰہی

ہوں ہمہ حامی دو عالم میں نجات انشاء اللہ — حضرت حاجی جناب سید خادم علی

مرشد حق حقیقت شان امام الاولیا — سید سندی جناب حاجی وارث علی

شجرہ منظوم ہوں مقبول بہر عم کی خلد — قادری رزاقی چشتی اور نظامی وارثی

تقریظ دلپذیر از رشحات خامۂ ہدایت شمامہ لسان الطریقۃ فخر الکملا جناب مولانا شاہ سید محمد فاخر صاحب بیخود محمدی اجملی سجادہ نشین دائرہ حضرت شاہ محمد اجمل قدس سرہ الہ آبادی

صفائے اہل دل ہیں نور ہی جوہر تصوف کا
جسے عرفان ہو صدقہ سمجھ لے وہ تعارف کا

تعارف

میرے خیال میں کسی نوع سے بھی تعارف کا محتاج نہیں مولف یا مصنف میرے پرانے دوست سراج الشعرا حضرت بیدم شاہ صاحب وارثی اپنی تعریف میں کسی کے دست نگر

نہیں۔ کتاب جنکے لئے لکھی گئی ہے یعنی تصویر عشق و معنی عشق
حضرت خواجہ وارث پاک روح اللہ روحہ واوصل الینا
بردہ فیوضہ اپنے عوارف اور معارف میں آئینہ سے زیادہ
روشن اور آفتاب نصف النہار سے بڑھکر ہیں ہیں۔
پھر میں کیا اور میری تعریف ہی کیا چھوٹا منہ بڑی بات
جو لوگ عرفان چاہتے ہیں ان احرام بندان کعبہ عشق
کی راہ چلیں اور سویدای دل میں حجر اسود کی بھی زاید تجلیان نہ
پائیں تو البتہ کسی سے پوچھیں ورنہ اسی تعارف "— سے ہر
رنگ عرفان حاصل کریں۔ اللہ و بس باقی ہوس۔

ناچیز
بچود

تقریظ از نتیجۂ طبع عالی منشی فاضل ممتاز الافاضل جناب مولانا سید ظفر حسین صاحب عبرت چشتی الہ آبادی ہیڈ مولوی اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ

الحمد للہ الذی منہ الہدایۃ والیہ النہایۃ والسلام علیٰ رسولہ الذی ارسل الی کافۃ الخلق للہدایۃ

اما بعد۔ باین ہستی وکشائی کہ من وارم ہمی ارزوکہ ہاؤ ہوئے رندانہ برآرم و لغزش مستانہ درساز رم لا و میکہ نسیم مہر انگیز انجمن پرستان بوزد و قلوب پژمان رالشگفانند سخن درکارست وآشوبیدگی ہنجار ذرہ فرحناک بنور درخشش در تاب درخشندگی خورشید محبت ابھرا

۲۰۹

ب۔ کتاب تعارف نسبت یا و خشو معارف میکشان
سرمدی از لائے مینالیش سرمست و تاری درونان
شتگی از جرعہ کشان راوق الیست مصنفش از اساتذہ
یار است و محمود جش کبار خیار۔ نمی دانم چہ کنم و چہ سازم
روائے گفتارش وروائے خامۂ پرکارش دلم از جا برد
نم بسوخت نہ یارائے گفتار دارم نہ سر و سامان مدحت طرازی
زم سکوت رہ مہر و آزرم من سکت نجا۔

تمت بالخیر

اس کتاب کے جملہ حقوق بحق مطبع محفوظ ہیں۔
صاحب بلا اجازت قصد طبع نفرماویں ورنہ بجائے فایدہ کے نقصان
اوٹھائینگے

اقوالِ زرین

کتاب ہذا بعض انبیاء کرام و اولیاء ذوی احترام فلاسفہ یورپ و ایشیاء حکماء یونان و روم و دیگر مشاہیر عالم کے ایسے منتخب اخلاقی اور معاشرتی اقوال [illegible] دلپذیر کے انمول جواہرات کا بیش بہا خزانہ ہے جن کو بلا مبالغہ ساری دنیا کے بہترین دماغوں کا مجموعی سرمایہ کہا جا سکتا ہے اور جنکے مطالعہ سے ہر شخص بلا لحاظ مذاہب و ملت مستفید ہو کر ایک انسان کامل بن سکتا ہے۔

قیمت [illegible] علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ۔ محمد بشیر الدین خان شمسی معین پریس آگرہ